اسمبلی رپورٹ　　(مباحثات)

بارہویں اسمبلی / چودہواں اجلاس (چوتھی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز بدھ مورخہ 7/مئی 2025ء بمطابق ۹/ذیقعد ۱۴۴۶ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	06
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	07
5	آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا۔	07
6	قرارداد نمبر 20۔	08
7	دُعائے مغفرت۔	10
8	مشترکہ مذمتی قرارداد۔	11

جلد 14　　☆☆☆　　شمارہ 04

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز بدھ مورخہ 7/مئی 2025ء بمطابق ۹/ذیقعد ۱۴۴۶ھ۔

بوقت سہ پہر 03 بجکر 45 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِی الۡبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِیۡلٌ قف ثُمَّ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ ط

وَبِئۡسَ الۡمِہَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰکِنِ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّہُمۡ لَہُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا

الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا نُزُلًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ط وَمَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ لِّلۡاَبۡرَارِ ﴿۱۹۸﴾ الثلثة

﴿پارہ نمبر۴ سُوۡرَۃُ آل عمران آیات نمبر۱۹۶ تا ۱۹۸﴾

ترجمہ: تجھ کو دھوکہ نہ دے چلنا پھرنا کافروں کا شہروں میں۔ یہ فائدہ ہے تھوڑا سا پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔ لیکن جو لوگ ڈرتے رہے اپنے رب سے ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہیں گے ان میں مہمانی ہے اللہ کے ہاں سے اور جو اللہ کے ہاں ہے سو بہتر ہے نیک بختوں کے واسطے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَـزَاکَ اللہ ۔ اَعُـوْذُبِـاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۔ بِسۡـمِ اللّٰـہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ۔ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ۔ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمِ ۔**وقفہ سوالات ۔**

میرزابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 53 دریافت فرمایا۔

میرزابدعلی ریکی: سوال نمبر 53۔ جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی. minister concern please

میرزابدعلی ریکی: نہیں آپ تو نہیں ہیں بھائی۔ جناب سپیکر صاحب! بالکل اِس طرح نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! میری بات سنیں سر! مجھے minister concerned علی حسن، رول کے مطابق، سی ایم صاحب بیٹھے ہیں آپ اسپیکر ہیں، مجھے رول کے مطابق سر! منسٹر آ کے جواب دے دیں ۔ مَیں سردارزدہ صاحب! آپ مہربانی کریں آپ سے request ہے۔

جناب اسپیکر: okay

میرزابدعلی ریکی: please kindly آپ بیٹھ جائیں۔

جناب اسپیکر: okay۔ زابدعلی ریکی صاحب!

میرزابدعلی ریکی: جی سر۔

جناب اسپیکر: جی.minister concerned۔

میرزابدعلی ریکی: قائدایوان کھڑے ہیں کیابات کرنا چاہتے ہیں؟

میر سرفراز احمد بگٹی (قائدایوان): جناب اسپیکر! میری کل رات کومنسٹر صاحب سے بات ہوئی تھی، وہ آرہے تھے لیکن اُن کو اسلام آباد جانا پڑ گیا کسی اور، آج پھر airfields بھی بند ہو گئیں آپ کو پتہ ہے sorry airfields کہہ رہا ہوں، .air-space تو اس کی وجہ سے وہ نہیں آ سکے، اسکوڈیفر کردیں next-time وہ آ کر جی کرلیں گے۔

میرزابدعلی ریکی: چلو سر! آپ کی request سر آنکھوں پر۔

جناب اسپیکر: okay۔ محکمہ زراعت سے متعلق سوالات ہیں سوال نمبر 53,92,159,162,88,99, 107,100,129 and 134 یہ ڈیفر کیے جاتے ہیں منسٹر صاحب کی غیر موجودگی کی وجہ سے۔ میرزابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 154 دریافت فرمائیں۔

میرزابدعلی ریکی: جی اسپیکر صاحب! سوال نمبر 154۔

محترمہ ہادیہ نواز (پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیراعلیٰ محکمہ بہبودآبادی): سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: تسلیم کیا جائے نہیں، پڑھا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ محکمہ بہبود آبادی: تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: میری بہن، مجھے پتہ نہیں آہستہ آہستہ سیکھ لیں گے انشاءاللہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ محکمہ بہبود آبادی: تسلیم یا تصور کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

میر زابد علی ریکی: ٹھیک ہے مسئلہ نہیں ہے، جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: آپ remarks نہ دیا کریں۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں نہیں دیتا ہوں سر۔

جناب اسپیکر: آپ Chair کو address کریں پلیز۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے question کیا تھا سر! یہ محکمہ بہبود آبادی کے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: کہ یہ 24-2023ء میں اور 25-2024ء میں سر! کتنی اسامیاں واشک کو دیے گئے ہیں۔ اور اِس میں سے، جناب اسپیکر صاحب! اُنہوں نے جواب دیا ہوا ہے ایک عابدہ بی بی ہے، فیملی ویلفیئر ورکر ہے، یہ پنجاب کا ہے جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کی پوسٹ پنجاب لے جا رہے ہیں۔ باقی چلیں یہ خاران کی ہیں اور چار پانچ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو اُنہوں نے دیا ہوا ہے واشک کے یہ جناب اسپیکر صاحب! پرانے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں سر! جناب اسپیکر صاحب! یہ پرانے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ جو detail دی گئی ہے وہ پرانی ہے؟

میر زابد علی ریکی: جی ہاں یہ جو اُنہوں نے اس میں جواب دیا ہوا ہے، سر! یہ پرانے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی minister concerned please

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ محکمہ بہبود آبادی: جی سر۔ آپ کو یہ دیے گئے ہیں، اُن کی detail بھی آ گئی ہے۔

میر زابد علی ریکی: مَیں جناب اسپیکر صاحب! اپنی بہن سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی جو بجٹ آنے والا ہے تو میں نے اُن سے محکمہ بہبود آبادی میں باقاعدہ اپنے SNE's بھی جمع کیے ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: تو پہلے بھی مَیں نے اِس کا ذکر کیا شعیب جان پتہ نہیں آئے ہیں تو اِس کی مَیں نے کل سے آنے والے بجٹ میں، مَیں نے 50 سے 100 - منسٹر صاحبہ بھی بیٹھی ہیں تو kindly جو مَیں SNE's جمع کیے تو میں کہتا ہوں منسٹر صاحبہ، فنانس منسٹر شعیب جان سے بات کریں کہ یہ میری پوسٹوں کو کٹ نہیں کیا جائے جتنا ہو سکتا ہے کر دیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحبہ اِن کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں تو اِس issue کو resolve کرتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جی بالکل سر! مسئلہ نہیں مَیں بیٹھنے کو تیار ہوں، کاپی بھی جناب اسپیکر صاحب! اِن کو دے دوں گا جو SNE's میں نے جمع کیے تھے۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: اُن کو پھر کاپی بھی دے دوں گا۔ مَیں نے ایک کاپی فنانس منسٹر شعیب کو بھی دی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر زابد علی ریکی: کہ آنے والے بجٹ جو 2025-26ء کا ہے اِس میں ہمارے محکمہ بہبود آبادی کی پوسٹوں کو شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: minister concerned آپ اِس کو ایڈریس کریں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ محکمہ بہبود آبادی: جی ضرور۔

جناب اسپیکر: تو بس کر لیں گی، آپ اِن سے مل لیجیے گا۔ مہربانی کر کے جو بھی ہو سکا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ محکمہ بہبود آبادی: اجلاس کے بعد مل لیں تو ضرور ہو جائے گا۔

میر زابد علی ریکی: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: ok۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ محکمہ بہبود آبادی: thank you

جناب اسپیکر: Question No.154 disposed off. جی thank you وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں؟

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار فیصل خان جمالی صاحب، میر علی حسن زہری صاحب، جناب سلیم احمد کھوسہ صاحب، میر شعیب نوشیروانی صاحب، میر یونس عزیز زہری صاحب، میر ظفر اللہ خان زہری صاحب، محترمہ راحیلہ درانی صاحبہ اور ملک نعیم بازئی صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

زرعی سولرائزیشن اور بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون 17 مصدرہ 2025ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر برائے محکمہ توانائی! زرعی سولرائزیشن اور بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدر 2025ء (مسودہ قانون 17 مصدرہ 2025ء) پیش کریں۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب قائد ایوان: یہ آج پھر وہی اِس کی exemption کے لیے کہا گیا ہے تو ہم صرف ایک تحریک پیش کریں گے کہ اِس کو adopt کر لیں اور اِس کو آپ اُدھر کمیٹی میں بھیجیں۔ یہ ایک غلطی ہو رہی ہے اور کل ہم نے اِس کی نشاندہی کر لی ہے کہ آج کے بعد until and unless کوئی بہت مجبوری ہو، کوئی ایمرجنسی کا ایکٹ ہو یا کوئی بل ہو تو اُس کو کمیٹی سے بائی پاس کرنے کا اختیار یہ ایوان رکھتا ہے otherwise I request you کہ ہم جتنے بھی یہ اِس طرح Acts آئیں گے اُن کو کمیٹیوں میں جانا چاہیے۔ .It is not your fault اور یہ آپ کے سیکرٹریٹ کا fault نہیں ہے، یہ منسٹریز کا ڈویژنز کا fault ہے ہم اِس کو درست کر لیں گے اور آج بھی اِسی طرح exemption ہم مانگ رہے ہیں ہم وہ exemption سے واپس آجاتے ہیں۔ اِس کو کمیٹی میں بھیج کے discussion کر لیتے ہیں۔ thank you جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: ok۔ جی۔ minister concerned آپ پیش کریں پھر اس کو کرتے ہیں۔

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان): مَیں مینا مجید، مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ کھیل و امور نوجوانان، وزیر محکمہ توانائی کی جانب سے زرعی سولرائزیشن اور بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2025ء) ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب اسپیکر: زرعی سولرائزیشن اور بجلی چوری کی روک تھام کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون 17 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا۔ لہٰذا اِسے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: **آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔**

وزیر خزانہ! آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت خصوصی آڈٹ رپورٹ برائے اکاؤنٹس آف ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ

انجینئرنگ گوادر بابتِ مد پی او ایل، مرمت اور دیکھ بھال حکومتِ بلوچستان مالی سال 19-2018ء تا 21-2020ء آڈٹ سال 23-2022ء ایوان کی میز پر رکھیں۔ جی۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیرِاعلیٰ محکمہ سیاحت وثقافت وقانون وپارلیمانی امور): مَیں زرین مگسی، وزیرِخزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت خصوصی آڈٹ رپورٹ برائے اکاؤنٹس آف ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئر گوادر بابت مد، پی او ایل، مرمت اور دیکھ بھال حکومت بلوچستان مالی سال 19-2018ء تا 21-2020ء آڈٹ سال23-2022ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: خصوصی آڈٹ رپورٹ برائے اکاؤنٹس اینڈ ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ گوادر بابت مد، پی او ایل مرمت اور دیکھ بھال حکومت بلوچستان مالی سال19-2018ء تا 21-2020ء آڈٹ سال23-2022ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ لہٰذا اسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ وزیرخزانہ آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت خصوصی آڈٹ رپورٹ برائے اکاؤنٹس آف پروجیکٹ ڈائریکٹر 10 ارب درخت تسنامی پروگرام (محکمہ جنگلات و جنگلی حیات) حکومتِ بلوچستان مالی سال22-2019ء آڈٹ سال23-2022ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیرِاعلیٰ محکمہ سیاحت وثقافت وقانون وپارلیمانی امور): جی مَیں زرین مگسی، وزیرِخزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت خصوصی آڈٹ رپورٹ برا اکاؤنٹس آف پروجیکٹ ڈائریکٹر دس ارب درخت تسنامی پروگرام (محکمہ جنگلات وجنگلی حیات) حکومتِ بلوچستان مالی سال22-2019ء آڈٹ سال23-2022ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: خصوصی آڈٹ رپورٹ برائے اکاؤنٹس آف پراجیکٹ ڈائریکٹر 10 ارب درخت تسنامی پروگرام (محکمہ جنگلات وجنگلی حیات) حکومتِ بلوچستان مالی سال22-2019ء آڈٹ سال23-2022ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ لہٰذا اِسے بھی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: جی انجینئر عبدالمجید بادینی صاحب، پارلیمانی سیکرٹری! آپ اپنی قرارداد نمبر **20** پیش کریں۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (مشیر برائے وزیرِاعلیٰ محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! ہرگاہ کہ یہ معزز ایوان اس امر کا ادراک کرتا ہے کہ ضلع جعفرآباد جو ماضی میں متعدد تحصیلوں پر مشتمل تھا، حالیہ انتظامی تبدیلیوں کے بعد اب صرف ایک تحصیل، ڈیرہ اللہ یار پر مشتمل رہ گیا ہے۔ اِس صورتحال کے باعث انتظامی امور کی انجام دہی میں مشکلات پیش آرہی ہیں اور عوامی خدمات کی فراہمی متاثر ہورہی ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع جعفرآباد میں ایک نئی تحصیل بنام حفیظ آباد کے قیام کے لیے فوری اقدامات اٹھائے

جائیں تا کہ انتظامی بوجھ کم اور عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی ممکن ہو سکے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 20 پیش ہوئی۔ کیا محرک اپنی قرارداد admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

مشیر برائے وزیراعلیٰ برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم و نسق: جناب اسپیکر صاحب! جعفر آباد کی آبادی 4 لاکھ 33 ہزار نفوس پر مشتمل ہے جعفر آباد پہلے صحبت پور اُوستہ محمد اس کا حصے رہے ہیں۔ اِس کی تحصیل رہے ہیں۔ جب صحبت پور الگ ضلع بنا تو اُس وقت اِس کی پانچ تحصیلیں ہیں اور اُوستہ محمد ضلع بھی دو تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ مگر جعفر آباد کی آبادی صحبت پور اور اوستہ محمد سے زیادہ ہے۔ تو میں آپ سب دوستوں سے یہی گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے جعفر آباد میں بھی ایک نئی تحصیل بنائی جائے تا کہ وہاں کے لوگوں کو 30 کلومیٹر دُور سے لوگوں کو چھوٹے موٹے کاموں کے لیے بھی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر آنا پڑتا ہے تو آپ سب بھائیوں سے گزارش ہے اس میں ہماری مدد کریں تا کہ وہاں کے لوگوں کو کوئی فائدہ ہو۔

جناب اسپیکر: آپ اِسی پر بولیں گے؟ سردار صاحب! آپ بھی؟ قرارداد کے درمیان آپ کو بعد میں موقع دیتے ہیں۔ آپ کو موقع دے دیں گے انشاءاللہ پلیز۔ جی زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے دوست عبدالمجید بادینی صاحب قرارداد لائے ہیں میں اپنی جماعت کی طرف سے اس کی حمایت بھی کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! ظاہری بات ہے عبدالمجید صاحب یہ قرارداد لائے ہیں اپنے علاقے کی جو تحصیل ہے، لازمی بات ہے علاقے کا نمائندہ بھی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ جناب اسپیکر صاحب! کے نئی تحصیل بنام حفیظ آباد کے لیے۔ سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ایسے بھی بہت سے ڈسٹرکٹس ہیں کہ تحصیل، سب تحصیل اس کے لئے پہلے بھی ہم لوگ اس اسمبلی میں لائے تھے۔ تو یہ دیکھا جائے اِن علاقے کے عوامی نمائندہ جب اسمبلی میں ایک قرارداد لاتے ہیں تو سی ایم صاحب! آپ سے یہی ریکویسٹ ہے ان قراردادوں پر عمل کیا جائے اور اِن میں جو عوامی نمائندے جو اِن کو لاتے ہیں وہ اپنے علاقے کے لیے جو بہتر سہولت کے لئے کرتے ہیں کہ وہاں نزدیک جب تحصیل ہوگی وہاں اسسٹنٹ کمشنر، تحصیلدار وغیرہ۔ آسانی سے عوام جا کے اپنی اپنی مشکلات اور اپنی اپنی آگاہی دے سکتے ہیں۔ اِسی وجہ سے سر! میں سی ایم صاحب سے اِس قرارداد اور جعفر آباد اور ہمارے عبدالمجید صاحب نے اس کو پیش کیا ہوا ہے میں کہتا ہوں سی ایم صاحب سے کہ اس پر فوری نوٹیفکیشن کیا جائے، کیبنٹ میں لا کے اس کو منظور کیا جائے۔ thank you

جناب اسپیکر: قراردادیں normally سفارشات ہوتی ہیں جو کہ گورنمنٹ کے سامنے رکھی جاتی ہیں۔ اور بعد میں ان کو administrative issues کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ چلیں any-way۔ جی جناب غلام دستگیر صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ سی ایم صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ

بلوچستان میں اسی طرح ہمارا ڈسٹرکٹ نوشکی ہے ایک ہی تحصیل اور ایک ہی ضلع ہے۔ تو میری request آپ سے ہے سی ایم صاحب سے ہے کہ اس میں amendment کی جائے، نوشکی کی آبادی کوئی تین لاکھ کے آس پاس ہے اور اس میں نوشکی کو شامل کیا جائے جو تین لاکھ کی آبادی ایک ڈسٹرکٹ اور ایک تحصیل پر مشتمل ہے۔

جناب اسپیکر: جی thank you۔ وہ اس طرح ہے کہ آپ اپنا، ہادیہ نواز صاحبہ! آپ کچھ بولنا چاہ رہی تھی؟ بادینی صاحب! آپ سے گزارش یہ ہے کہ الگ اس پر ایک قرارداد آپ لائیں گے۔ اِس قرارداد میں آپ کی تجویز کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔ آپ اپنے طور پر اِس کا، تجویز ٹھیک ہے آپ کی تقریباً ok وہ on record آ گیا۔ جی ہادیہ نواز صاحبہ! آپ point of order پر بات کرنا چاہتی ہیں؟ ایک منٹ hold کریں۔ اس قرارداد پر کوئی اور محرک بولنا چاہتا ہے تو وہ پھر، ok۔ آیا قرارداد نمبر 20 منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 20 منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: جی ہادیہ نواز صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ رؤف: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: wait کریں میڈم۔ محترمہ شاہدہ صاحبہ کو بولنے دیں پھر آپ کی باری ہے۔ میڈم کا مائیک آن کریں۔

محترمہ شاہدہ رؤف: شکریہ جناب اسپیکر۔ رات انڈیا نے جو بربریت کا مظاہرہ کیا ہے۔ پاکستان اور آزاد جموں و کشمیر میں جہاں جہاں ٹارگٹ کیا ہے اُس کے نتیجے میں جتنی بھی ہماری innocent civilians شہید ہوئے ہیں اُن کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔ اور میں اپنی پارٹی جمعیت علماء اسلام کے behalf پر اِس کو condemn کرتی ہوں۔ اور اس بات کا میں ایک دفعہ پھر اعادہ کرتی ہوں کہ انڈیا کو اُس کی اس بربریت کا منہ توڑ جواب دیا گیا ہے اور آگے بھی ہماری پاک افواج اس کے لئے تیار ہیں۔ اور ہم بھی اُن کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔ مولوی صاحب! آئیں شہداء کے لئے دُعا کریں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: جی، میڈم ہادیہ نواز صاحبہ۔

محترمہ ہادیہ نواز (پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیراعلیٰ محکمہ بہبود آبادی): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب اسپیکر! میں اس معزز ایوان کے توسط سے سب سے پہلے وطن عزیز کے دفاع کے لئے کل ضلع کچھی میں جام شہادت نوش کرنے والے پاک فوج کے بہادر نوجوان کی قربانیوں کو سلام پیش کرتی ہوں اور اپنے وطن کے دفاع میں سرگرم تمام سول آرمڈ فورسز کے

اہلکار اور آفیسرز کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جو اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے اس محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ میرا تعلق بلوچستان کے گرین بیلٹ جعفر آباد سے ہے جس کا شمار ایشیاء کے گرم ترین خطے میں ہوتا ہے لیکن انتہائی بدقسمتی سے کہنا پڑ رہا ہے کہ گرم ترین علاقے میں آج بھی 18 سے 20 گھنٹے لوڈشیڈنگ معمول بن گئی ہے جسے لوگوں کو انتہائی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بزرگوں کو، بچوں کو اور خواتین کو جنہیں پانی کی بہت زیادہ کمی ہو رہی ہے لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جناب اسپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ کیسکو کے اعلیٰ حکام اِس معزز ایوان میں طلب کیا جائے۔ اور اُن سے سختی سے باز پرس کی جائے تا کہ اہم اِس قیامت خیز گرمی کے میں عوام کو کچھ ریلیف مل سکے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔ ابھی اِس پر اس طرح کرتے ہیں۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب قائد ایوان: مَیں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں، سردار صاحب بھی یقیناً اِس پر بات کرنا چاہتے ہیں indian aggression پر اور باقی دوست بھی، تو اِس کو ایک قرارداد کی شکل دے دیتے ہیں۔ اُس کے بعد تمام اراکین اِسکو متفقہ قرارداد کی صورت پر بات کرلیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو مَیں اِس کو پیش کر لیتا ہوں اُس کے بعد سارے دوست بات کرلیں۔

جناب اسپیکر: ok ok۔ کوئی بھی رکن اسمبلی! مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب قائد ایوان: پہلے جناب اسپیکر صاحب! تحریک پیش کر کے اسکو exemp کرالیں گے اور اُس کے بعد پھر قرارداد پیش کریں گے۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب قائد ایوان: مَیں قائد ایوان سرفراز احمد بگٹی قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ ذیل مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کرنے کی بابت قاعدہ نمبر 102 کے لوازمات کو exemp قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی لہٰذا کوئی رکن اسمبلی مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کریں۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر۔ ہرگاہ کہ یہ ایوان گزشتہ شب رات کی تاریکی میں بزدل بھارت کی جانب سے پاکستان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت اور فضائی حدود کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے ملک

کے مختلف مقامات، جن میں مرید کے، احمد پور (ایسٹ)، مظفر آباد اور کوٹلی میں مساجد، سیالکوٹ کے گاؤں کوٹلی لوہاراں اور شکر گڑھ کے قریب ڈسپنسری پر بلا اشتعال، بزدلانہ حملے کئے گئے جس کے نتیجے میں معصوم اور نہتے متعدد عام پاکستانی شہری شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ جس کی شدید الفاظ میں یہ ایوان مذمت کرتا ہے۔ یہ کہ بھارت کی جانب سے یہ کارروائی اُن کی اندرونی سیاسی مشکلات اور انتہا پسندانہ بیانیے کو علاقائی تناؤ میں رکھنے کی شعوری مذموم کوشش ہے جو بین الاقوامی قوانین، اقوامِ متحدہ کے چارٹر اور دوطرفہ معاہدوں کی کھلی خلاف ورزی ہے مزید براں یہ حملہ خطے کے امن کو سبوتاژ اور پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش کا حصہ ہے۔ یہ ایوان پاک افواج کو دشمن کے اِس قسم کے بزدلانہ، وحشیانہ، بلااشتعال اور بلا جواز جارحیت کا فوری مکمل اور بھرپور منہ توڑ جواب دینے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے نہایت ہی پیشہ ورانہ مہارت سے دشمن کی جارحیت کو ناکام بنایا جس کی بدولت دشمن کے کئی قیمتی جنگی طیارے مار گرائے گئے اور لائن آف کنٹرول پر متعدد پوسٹیں تباہ کی گئیں۔ یہ ایوان اور بلوچستان کے غیور عوام مادرِ وطن کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں اور اپنی بہادر افواج کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ واضح رہے کہ پاکستان ایک پرامن ملک ہے مگر اپنی خود مختاری، سالمیت اور اپنے شہریوں کے تحفظ کیلئے ہر سطح پر مکمل دفاعی جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ ایوان شہداء کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے۔ مذکورہ بالا حقائق کو مدنظر رکھ کر یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھارت کی جانب سے حالیہ انسانی حقوق کی سنگین پامالی اور شہری علاقوں پر بلاوجہ حملے کرنے کے ثبوت فوری طور پر اقوام متحدہ، او آئی سی اور عالمی برادری کے سامنے پیش کرے اور بھارت کے خطرناک عزائم اور مکروہ چہرہ دنیا کے سامنے اُجاگر کرے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: مشترکہ مذمتی قرارداد پیش ہوئی۔ کیا محرکین اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟ جی سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ یہ رات دو بجے کا جو واقعہ ہوا ہے بھارت کی جارحیت کا، مَیں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے بھرپور اس کی مذمت کرتا ہوں۔ اُس دِن بھی ہم نے بھارت کے بارے میں یہ کہا تھا کہ جب بھی اِس کے الیکشن یا اِس قسم کی events ہوتے ہیں تو ایک نہ ایک بہانہ بناتا ہے اور اُس پر پھر یہ عالمی قوانین کی، او آئی سی کی، آپ کی اقوام متحدہ کی تمام چیزوں کو پامال کرکے یہ۔۔۔

جناب اسپیکر: قراردادوں کو۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جی۔ یہ حملے کرتا ہے، دوسرے ملکوں کی معیشت کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اب جبکہ

رات کا واقعہ ہے کیونکہ میرے بچے بھی بہاولپور میں پڑھ رہے ہیں، صادق پبلک میں، جس وحشیانہ طریقے سے میزائل وہاں پر گرائے گئے ہیں جو چیخ وپکارتھی مَیں بیان نہیں کرسکتا۔ یہ ایک دہشتگرد ملک ہے، بلوچستان میں اِس کی دہشتگردی کے ثبوت موجود ہیں۔جعفرایکسپریس کی شکل میں، کلبھوشن کی شکل میں۔ پچھلے دنوں ایک اوراُنکا حاضرسروس آفیسر پکڑا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف اورصرف پاکستان کے وجودکوختم کرنا چاہتا ہے،لیکن الحمدللہ جہاں اللہ اکبرکی آوازنکلتی ہے وہاں پھر ہماری تاریخ 313 جومجاہدین تھے جوصحابہ کرامؓ تھے، رسول کریمﷺ کے ساتھ وہ مثالیں ہماری موجود ہیں۔ عددی حیثیت میں تواس کی آبادی ڈیڑھ ارب سے اوپر ہے ممکن ہے کہ اس کی افواج بھی 13 لاکھ سے اوپر جوریگولراسکی فورسز ہیں،لیکن الحمدللہ ہماراایک جوان جب اللہ اکبرکہتا ہےتواُس کے سامنے پھرعددی اکثریت کا وجودہی ختم ہوجاتا ہے۔جس کا جواب رات کواس کوملا میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ایک نیلم جہلم پر یا بہاولپور پر یا جیسے کہ قرارداد میں مختلف جگہیں بیان کی گئی ہیں ۔اس کے جنگی جہازوں کا جوحشر ہوا،اس کے اگلے مورچوں کا جوحشر ہوا، اس کوسبق سیکھنا چاہیے کہ یہ ملک لآ اِلہ اِلاَّ اللہ کے نعرے سے بنا ہےاوراس کا محافظ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔اس کے بعد ہماری افواج پاکستان جس میں بری، بحری اور ہوائی افواج ہیں۔ان میں یہ صلاحیت ہےان میں یہ جرأت ہےان میں یہ جذبہ ہے کہ ایک کے مقابلے میں دس اوردس کے مقابلے میں سوجیسے میں نے اسی ایوان میں کہا تھا کہ یہ دہشتگرد ہیں،ان کوجواب دینے کے لیے ہماری افواج میں الحمدللہ یہ صلاحیت موجود ہے کہ ایک کا چھاور چھ کا چھتیس،چھتیس کا تین سوساٹھ۔تواس کوجواب تو بہت اچھامل گیا ہے۔آج اس پر وفاق میں میٹنگیں بھی ہوئیں پرائم منسٹرصاحب کی قومی سلامتی کے حوالے سے بھی۔اختیار ہماری پاک افواج کودے دیا گیا کہ اِس کا لائحہ عمل تیارکریں پھراس کو بتائیں۔ اس کے علاوہ جورات اس کے ساتھ حشر ہوا صبح تک میں سن رہا تھا۔ اِس کے علاوہ اس کے ساتھ جوایک اور دندان شکن اس کو جواب دیا جائے تا کہ اس کواس کی اپنی capacity کا پتہ لگے کہ کس ملک کے ساتھ کس ملک کےعوام کے ساتھ آپ ٹکرانے کی کوشش کررہے ہیں۔آپ کے تو فوجی رات مورچے چھوڑ کے صبح سفید جھنڈے لہرارہے تھے ناں۔آپ نے تو رات کوشکست تسلیم کرلی۔میں وفاقی حکومت سے جیسا کہ قرارداد میں اِس چیز کی نشاندہی کی گئی ہے کہ بھرپورطریقے سے اگلا قدم ہمارا،ہم بلوچستانی لوگ، میری پارٹی، ہم اس دھرتی کے رہنے والے، ہمارامکمل بھرپورتعاون ہے اِس ملک کی افواج کے ساتھ، اِس ملک کی بقاکے ساتھ، ہرقربانی کے لیے ہم تیار ہیں۔ہم اِس ایوان کے توسط سے جناب اسپیکر صاحب! یہ گزارش کریں گے وفاقی حکومت کو کہ جب بھی ہماری ضرورت پڑی انشاءاللہ اس کا جوفوج توایک ادارہ ہے، بلوچستان کا ایک بچہ بچہ اپنی اِس پاکستان کی سرزمین کے لیے اپنی جان قربان کرنے کوتیار ہے۔تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس قرارداد پر باقی دوست بھی کہنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جوحضرات اِس قرارداد پر بولنا چاہتے ہیں وہ پہلے اپنے نام بھجوائیں، جی سنجے کمار صاحب۔

جناب سنجے کمار(پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور): میں سمجھتا ہوں جو قرارداد آئی ہے متفقہ طور پر اسمبلی نے اس کو پاس کیا ہے۔جس طریقے سے کہ مودی سرکار نے رات کے اندھیرے میں ہمارے ملک پر جہاں ہمارے عوام کو نشانہ بنایا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے اُتنی کم ہے۔شروع سے ہی اُنہوں نے 22 اپریل کو جو ناٹک رچایا اُس کو بہانہ بنایا اُس پر پاک فوج اور حکومت پاکستان ان سے ثبوت مانگتی رہی اور انٹرنیشنل لیول پر بھی یہ چیزیں کی گئیں کہ آپ ثبوت دیں اگر پاکستان اس میں انوالو ہے۔درحقیقت یہ ان کا اپنا ڈرامہ تھا جو انہوں نے رچا کے پاکستان کو بدنام کرنا اور پاکستان کو کمزور کرنے کی ایک سازش تھی لیکن اللہ کے فضل وکرم سے ہماری پاک فوج نے جس طریقے سے دن دیہاڑے، دن کی روشنی میں اُن بزدلوں نے تو رات کی تاریکی میں ہمارے علاقوں پر حملہ کیا جبکہ ہماری پاک فوج نے دن دیہاڑے اُن کے پانچ جنگی جہاز جس طریقے سے گرا کے اُن کو منہ توڑ جواب دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پاک فوج ہر محاذ پر، ہر بارڈر پر اُن کے لیے تیار بیٹھی ہوئی ہے لیکن ہم چاہتے ہیں امن ہو، ہم امن پسند ہیں ہم سوچتے ہیں کہ امن ہوگا تو ملک ترقی کرے گا عوام ترقی کریں گے لیکن اسکو یہ ہماری کمزوری نہ سمجھیں، ہماری پاک فوج ہمارے پورے پاکستان کے عوام اِن مودی سرکار کے جو ہتھکنڈے ہیں اِن کو منہ توڑ جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: thank you. جناب۔جی محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ۔

محترمہ ہادیہ نواز(مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ بہبود آبادی): شکریہ جناب سپیکر! بھارتی فوج رات کی تاریکی میں مساجد اور خواتین بچوں پر بزدلانہ حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہوں۔افواج پاکستان کے بہادر نوجوانوں نے بھارتی حملوں کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے بھارت کے فلائٹ آپریشن کو بُری طرح متاثر کیا اور کئی انکے بڑے ایئرپورٹس کو بند کر دیئے بھارتی فوج نے رات کی تاریکی میں بزدلانہ حملہ کیا اور آزاد کشمیر کے علاقے کوٹلی، باغ، مظفرآباد کے علاوہ احمد پور کے شہری آبادی کو نشانہ بنایا جس میں دو مساجد شہید ہوئیں، اور کئی بیگناہ خواتین اور بچے شہید اور زخمی ہو گئے۔ پاک فوج نے جرأت اور بہادری سے جواب دیتے ہوئے بھارتی فوج کے تین رافیل طیارے اور ایک ڈرون کو تباہ کر دیا۔ بھارت نے لائن آف کنٹرول پر سفید جھنڈا لہرا کر شکست تسلیم کرلی۔ جناب سپیکر! اس وقت پاکستان اور بھارت کے مابین جتنی بھی جنگیں ہو چکی ہیں پاکستان نے بھارت کو شکست دی ہے۔ہم سب پاکستانی فوج کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور انشاءاللہ اُنکو اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔آخر میں چند اشعار سے اختتام کرتی ہوں:

ع اے وطن تجھ سے ایک نیا عہدِ وفا کرتے ہیں۔

اے وطن تجھ سے ایک نیا عہدِ وفا کرتے ہیں۔

مال کیا چیز ہے ہم جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

سرخ ہو جاتی ہے جب صحنِ چمن کی مٹی ۔
سرخ ہو جاتی ہے جب صحنِ چمن کی مٹی ۔
اُسی موسم میں پھول کھلا کرتے ہیں ۔

اے نگہبان وطن! تیرا نگہباں ہو خدا۔
شہر کے لوگ تیرے حق میں دعا کرتے ہیں۔

شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: ''شہر کے لوگ تیرے حق میں دعا کرتے ہیں''۔ جی خیر جان بلوچ صاحب۔

جناب خیر جان بلوچ: بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب اسپیکر صاحب! میں نیشنل پارٹی کی طرف سے اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ جو جارحیت بھارت نے اس خطے میں کی ہے یقیناً وہ اُس کی جنگی جنونیت، اُس کی انتہا پسندی اور اُس کی پوری دنیا میں دہشتگردانہ عزائم کی عکاسی کرتی ہے۔ دنیا میں اِس وقت سب سے بڑی ضرورت عالمِ انسانیت کے لیے امن کی ہے۔ یقیناً یہ آگ اگر اِدھر آئے گی تو اِس کے شعلے وہاں بھی ہوں گے اور یہ پورا خطہ متاثر ہوگا۔ میری تمام تر عالمی قوتوں سے یہ اپیل ہوگی کہ ایسے گھناؤنے سوچ رکھنے والے، قیادت جو مودی کی شکل میں ہو۔ یا نیتن یاہو کی شکل میں ہو، جو اس وقت تمام تر انسانیت کے لیے خطرہ بن چکے ہیں۔ اُن کو نہ صرف لگام دیں، بلکہ وہ جارحیت جہاں بھی کرتے ہیں تو یہ ایک خطے کا، ایک علاقے کا مسئلہ نہیں ہے۔ پاکستان چونکہ ایک ذمہ دار ملک ہے اور الحمدللہ پاکستان ایک ایٹمی طاقت بھی ہے۔ ایسی حرکات اور اعمال یقیناً خدانخواستہ کسی بڑے حادثے یا واقعے کا سبب بن سکتے ہیں اور ہم بلوچستان کے عوام یقیناً اپنے ملک کے ساتھ ہوں گے، ہماری ہمدردیاں اپنے وطن اور اُس کی سالمیت کے ساتھ ہیں۔ پاکستان کی سالمیت بلوچستان کے عوام کی سالمیت ہے۔ ہم پاکستان کے عوام کے ساتھ، یقیناً اِس وقت پارٹی، سیاسی، جماعتی، نظریاتی اختلاف سے ہٹ کر، اِس عمل میں اپنے ملک کے دفاع کے لیے اپنی افواج کے ساتھ ہیں، اپنے پورے ملک کے عوام کے ساتھ ہیں۔ اور اس اقرارداد کو میں سمجھتا ہوں یہ سب کی قرارداد ہے، نیشنل پارٹی، جمعیت علماء اسلام، مسلم (ن)، پیپلز پارٹی ، اور جماعت اسلامی کی بھی ہے بلکہ پورے ملک کے عوام کی ان کی خواہشات کے مطابق ہے۔ میں ایک بار پھر اس جارحیت کی نہ صرف مذمت کرتا ہوں۔ بلکہ یہ اعادہ کرتا ہوں کہ ملکی سالمیت ہم سب کے لیے اولین اور مقدس چیز ہے اس کی حفاظت ہم سب کا فرض ہے۔ than you sir

جناب اسپیکر: پاکستان کی سالمیت، بلوچستان کی سالمیت ہے، خیر جان بلوچ صاحب۔ جی علی مدد جتک صاحب،

حاجی علی مدد جتک: جناب اسپیکر! کل رات کو بھارت کی طرف سے پاکستان کے علاقے سیالکوٹ، شکرگڑھ کے قریب

ڈسپنسری اور وہاں کے جو مظلوم بیگناہ عوام پر جس طرح اس نے بمباری کی، وہ قابل مذمت ہے۔ جناب اسپیکر! بھارت اپنے وہ رافیل طیارے جو کہ فرانسیسی کمپنی کی ایک جدید ٹیکنالوجی سے بنا ہوا تھا اور یہ اسی پر گھمنڈ کر رہا تھا کہ اس کو کوئی بھی ٹارگٹ نہیں کر سکتا، مگر اللہ کے فضل و کرم سے کلمہ کی طاقت سے ہماری بہادر فوج نے اس کے پانچ طیارے گھر میں گھس کے مار دیئے۔ تو میں اس عوام کے توسط سے بھارت سے کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستانی فوج ایک بہادر فوج ہے۔ یہ آپ کے لیے چھوٹا سا پیغام ہے۔ آپ کہتے تھے کہ میں گھس کے ماروں گا آپ نے دیکھا کہ ہم نے گھس کے آپ کو مارا ہے کہ آپ رات کے اندھیرے میں بزدلانہ طریقے سے جو پاکستانی عوام پر حملہ کیا اور ان کو شہید کیا تو پاک فوج نے اپنے ملک اور اپنے عوام کے لیے جب آپ کے پانچ طیارے مار گرائے، ایک ڈرون گرایا، آپ دُم دبا کے بھاگ گئے۔ میں انڈیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ سیاست ہم مختلف پارٹیوں سے کرتے ہیں مگر یہاں بیٹھے جتنی بھی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے لوگ، جب سرزمینِ پاکستان کی بات آتی ہے تو ہم سب ایک ہیں ہم جانی مالی قربانی دینے کے لیے بلوچستان کے لوگ بلوچستان کے عوام اپنی پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ والسلام۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی محترمہ غزالہ گوالہ صاحبہ۔

میڈم غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): شکریہ اسپیکر صاحب! جو قرارداد پیش کی گئی ہے اُس کی بھرپور طریقے سے حمایت کرتی ہوں۔ اور جو بزدلانہ اقدامات بھارت نے اُٹھائے اور رات کو جس طرح معصوم شہریوں کو سوتے ہوئے نشانہ بنایا گیا اُس کی بھرپور طریقے سے مذمت کرتی ہوں۔ جناب اسپیکر! انڈیا کی جانب سے جب پہلگام میں جو دہشتگردی کا واقعہ ہوا تو اُس میں اُنہوں نے پاکستان کو فوراً موردِ الزام ٹھہرایا۔ آج ہم اُن سے یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ آپ کے پاس اَب تک کوئی ثبوت موجود نہیں تھا۔ جن 26 لوگوں کی موت کو آپ نے بہانہ بنا کے پاکستان پر آپ نے یہ جنگ مسلط کر دی۔ تو آج انڈیا جواب دے کہ نہتے، معصوم شہریوں کو جو آج یہاں شہید ہوئے ہیں، یہ تو اُن کی کھلی دہشتگردی ہے اور سامنے ایک چیز ہے جو کہ ظاہر ہے۔ اُس پر پوری دُنیا، UN، او آئی سی اور عالمی برادری سب اُن کے سامنے ایک کُھلم کُھلا اقوام متحدہ کے آگے ثبوت ہے، وہاں تو کوئی ثبوت بھی موجود نہیں رہا جس کو جواز بنا کے لوگوں کو مارا جا رہا ہے۔ یہ تو رات کی تاریکی میں سوئے ہوئے لوگوں پر حملہ کرنا یہ ایک کُھلی دہشتگردی اور ایک وحشیانہ چیز ہے جس کی بھرپور طریقے سے ہم مذمت کرتے ہیں۔ اور اُس کے علاوہ جس طرح سے اُنہوں نے مساجد کو نشانہ بنایا، وہ بھی ہمیں جو پاکستان میں ہمارے اِتنے ٹائم سے ہمیشہ جو بھی دہشتگردی ہوئی ہے وہ مساجد کے اندر ہی ہوئی ہے۔ وہ چیز بھی یہ ظاہر کرتی ہے کہ ان کو اِسلام سے اور ہماری مذہبی جگہوں سے کتنی نفرت ہے کہ جنہوں نے اَب اُن کو نشانہ بنایا ہے۔ جو ہمیشہ پاکستان میں ہماری مساجد کے اندر جو لوگوں کو شہید کیا جاتا تھا، اُن میں بھی کُھلے اور واضح اُن کے ثبوت سامنے آ رہے ہیں۔ لہٰذا ہم وفاقی حکومت سے

یہ درخواست کریں گے کہ وہ بھارت کی جانب سے حالیہ انسانی حقوق کی سنگین پامالی اور شہری علاقوں پر بلا وجہ حملے کرنے کے ثبوت فوری طور پر اقوام متحدہ، او آئی سی اور عالمی برادری کے سامنے پیش کرے۔ اور بھارت کے خطرناک عزائم اور اس کا مکروچہرہ دُنیا کے سامنے اُجاگر کرے۔ Thank you so much.

جناب اسپیکر: thank you محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ۔ جی زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مشترکہ قرارداد جتنے ہمارے اسمبلی کے ممبران ہیں اِس پر میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کی طرف سے اِس قرارداد کی حمایت بھی کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! بھارت پہلے سے مسلمانوں کا دُشمن ہے، ابھی بھی ہے آئندہ بھی رہے گا تو جناب اسپیکر صاحب! یہ پہلگام کا جو واقعہ ہوا انڈیا نے خود کیا اور الزام اُس نے پاکستان پر لگایا۔ جناب اسپیکر صاحب! اور یہ جورات کی تاریکی میں ہمارے علاقے مظفر آباد، کوٹھڑی اور مسجد اللہ کا گھر ہے۔ ہمارے جتنے بندے شہید ہوئے ہیں اور جو زخمی ہو گئے ہیں۔ یہ بزدلانہ حملہ ہے جناب اسپیکر صاحب! اُس نے جو الزام پاکستان پر لگایا۔ تو یہ غلط تاثر ہوا۔ میں اقوام متحدہ سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ انڈیا کو دہشتگرد ملک قرار دیا جائے۔ پوری دُنیا میں انڈیا دہشتگرد ملک ہو۔ اِس پر پابندیاں ہیں میں خود حیران ہوں کہ امریکہ کیوں انڈیا کے ساتھ دے رہا ہے کس وجہ سے دے رہا ہے؟ کم از کم امریکہ اُس پر پابندی لگائے۔ اور انڈیا کو اقوام متحدہ میں بُلا کے اُس کو دہشتگرد ملک قرار دے کر اِنٹری کیا جائے۔ کم سے کم پتہ چلے کہ اس نے دن میں نہیں رات کی تاریکی میں آ کے ہماری مساجد، ہمارے گاؤں پر بزدلانہ حملہ کر کے اگر آپ کو لڑائی کرنی ہے تو دن دیہاڑے آپ آ کے چیلنج ہے آپ کو اور انشاء اللہ، اللہ نے زندگی دی ہم جتنے پاکستانی ہیں انشاء اللہ اِس کا جواب پہلے بھی دیا ہوا ہے ابھی بھی دیں گے۔ thank you جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی زرک خان مندوخیل صاحب۔

جناب زرک خان مندوخیل: thank you جناب اسپیکر! آج جو مشترکہ قرارداد پیش ہوئی ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ اور مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آج ہم سب ایک پیج پر ہیں۔ جب پاکستان پر بات آتی ہے تو ہم سب ایک پیج پر ہو جاتے ہیں۔ اور یہ قرارداد میرے خیال میں صرف اِس ایوان کی نہیں ہے یہ 25 کروڑ عوام جو پاکستانی ہیں یہ اُن سب کی قرارداد ہے۔ جناب اسپیکر! آپ کو علم ہے جو کل رات کو جو واقعہ ہوا اِس میں بیگناہ جانیں، معصوم شہری اور ہماری مساجد کو بھی ٹارگٹ کیا گیا ہے اُنہوں نے اپنے سارے جو blame تھے پاکستان پر لگا رہے تھے تو وہ blame اِن کا واضح ہو گیا۔ کہ یہ جو اِن کا واقعہ ہوا تھا وہ انڈیا نے خود کروایا تھا۔ یہ ایک pre-planned کے تحت اِنہوں نے ایک گیم کھیلی ہے۔ اور پاکستان نے ابھی تک اِن کو جواب نہیں دیا ہے۔ یہ جو اِن کو نقصان پہنچایا گیا ہے یہ ہم نے اپنا دفاع کیا ہے۔ تو یہ

جواب نہیں ہے۔ جواب ہمارا رہتا ہے اُن کو دینا ہے۔ پھر آپ اُٹھالیں جدید ٹیکنالوجی کے جو فرانس کی کمپنی کے اِن کے پاس رافیل طیارے، وہ تین جہاز گرائے گئے۔ نیوز میں آیا کہ اِن کا بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا گیا تو اِس پر ہم اپنی پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور خاص طور پر میں یہ کہتا ہوں کہ ٹرمپ نے جو بیان دیا انڈیا کے حوالے سے کہ انڈیا اِس خطے میں امن کو تباہ کرنے والا ہے۔ میں ٹرمپ کے بیان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو اُنہوں نے دیا۔ جناب اسپیکر! یہ جنگ پورے خطے کیلئے جنگ ہے یہ ایک مذاق نہیں ہے کہ وہ سمجھیں گے کہ ہم ایل او سی کی پامالی کریں گے۔ یا ایک میزائل ہم پھینکیں گے۔ یہ ایٹمی جنگ ہوگی۔ اور یہ پورے خطے کیلئے ایک dangerous جنگ ہوگی کہ آپ کو پتہ ہے کہ اور ممالک اِس میں حصہ لیں گے۔ اور جو اِن کی توقع تھی امریکہ سے کہ وہ ہمارا ساتھ دینگے، کل کے بیان سے اِن کا مورال اور بھی down ہو گیا ہے۔ تو الحمدللہ قرارداد کی ایک دفعہ پھر ہم حمایت کرتے ہیں اور پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ میں اپنی پاک فوج کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ پورا بلوچستان آپ کے شانہ بشانہ ہیں۔ آپ قدم بڑھائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ thank you.

جناب اسپیکر: thank you.۔ جی سنجے کمار صاحب۔

جناب سنجے کمار (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی اُمور): سب سے پہلے تو میں پاکستان کی تمام ایک کروڑ اقلیت کی جانب سے اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ پہلگام، مودی کا جو ڈرامہ تھا، جب پوری دنیا نے اُسے ناکام کیا تو مودی نے اپنی بزدل فوج کو آگے کر کے بے قصور لوگوں پر حملہ کروایا۔ مَیں اپنی پاکستان کی فوج کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے صرف اپنے دفاع میں اُن کے پانچ فائیٹر جہاز مار گرائے۔ ڈرون مار گرایا اور پچاس چوکیوں سے پاکستان کی فوج نے بزدل بھارتی فوج کو پیچھے ہٹنے پر مجبور بھی کیا اور اُن کو دُم دبا کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ میں پاکستان کی فوج پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ جو ہر مقام پر اپنے ملک کا دفاع کرنا بھی جانتی ہے اور دشمن کو منہ توڑ جواب دینا بھی جانتی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی مینا مجید صاحبہ۔

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ thank you مسٹر اسپیکر! مَیں اِس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتی ہوں۔ ایک دفعہ پھر ہمارے دشمن نے رات کی تاریکی میں وطن عزیز پر حملہ کیا۔ پاکستان کی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور فضائی حدود کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے پانچ سویلین پاپولیشن کو ٹارگٹ کیا۔ ہماری مساجد کو ٹارگٹ کیا۔ ہم بھارت کی اِس بزدلانہ اور شرمناک واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ یہ بھارت کا پرانا وطیرہ ہے کہ مظلوموں پر اٹیک کرنا، اُن کو ٹارگٹ کرنا۔ لیکن جس طرح سے افواجِ پاکستان نے

within hour ایک گھنٹے میں صرف دشمن کے رافیل طیارے جن کی واہ واہ کرتے کرتے انڈیا تھکتا نہیں تھا صرف ایک گھنٹے میں اُنکے وہ جنگی طیارے ڈھیر کر دیئے۔ ہم رات کے دو بجے اپنے گھروں میں بیٹھ کر صرف نیوز دیکھ رہے تھے اور پریشان نہیں تھے، کوئی خوفزدہ نہیں تھا۔ اُسکی وجہ یہ تھی کہ ہمیں پتہ تھا کہ ہماری تگڑی فوج ہے ہماری فوج دشمن کو جواب دینا جانتی ہے۔ ہم ایک strong اور طاقتور فضائی فوج رکھتے ہیں۔ بری فوج رکھتے ہیں۔ بحری فوج رکھتے ہیں۔ یہ ہماری مضبوط فوج کی وجہ سے ہم رات کے دو بجے بیٹھ کر صرف نیوز دیکھ رہے تھے اور دشمن کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور دشمن کو کیا جواب دیا گیا۔ اُس پر ہم فخر کر رہے تھے اپنی افواج پاکستان پر۔ تو end میں یہ کہنا چاہوں گی خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی افواج پاکستان کو اور یہ کہنا چاہوں گی کہ بلوچستان کے عوام اپنی افواجِ پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں پاکستان کی سالمیت پاکستان کی بقا پاکستان کے دفاع کے لیے ہر بلوچستانی کھڑا ہے انشاء اللہ اور ہم اپنے ملک کا دفاع کرنا جانتے ہیں۔ دشمن کو جو جواب ہم نے دیا ہے۔ پہلے بھی بار ہا پاکستان کی طرف سے یہ میسیج گیا ہے کہ ہم جنگ نہیں چاہتے ہم پُر امن قوم ہیں ہمارا ایک پُر امن ملک ہے لیکن دشمن کو سمجھ نہیں آیا۔ اِس کو دوبارہ جو چائے والی سرکار ہے اُس کا دل شاید للچا رہا تھا کہ میں بھی جا کر پاکستانی چائے پیؤں جو کہ تعریفیں اُس نے سنی تھیں ابھی نندن سے، وہ سمجھا نہیں۔ اُس نے یہ حرکت کی تو اِس ایوان کے توسط سے ہم فیڈرل گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ عالمی سطح پر بھارت کا مکروہ چہرہ دنیا کو دکھائے اور OIC اقوام متحدہ اور عالمی برادری کے سامنے اپنا کیس ڈیل کرے اور بتائے کہ ہمارا دشمن کتنا مکار ہے کتنا بزدل ہے۔ کتنا عیار ہے کہ وہ مظلوموں عورتوں، بچوں پر وار کرتا ہے۔ جس طرح انہوں نے شہری آبادی پر حملہ کیا اس سے وہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ کتنا بزدل ہے۔ تو عالمی دنیا کو پاکستان کا ساتھ دینا ہوگا۔ اُس کے لیے ہم فیڈرل گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ پاکستان کے کیس کا دفاع کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you میڈم۔ جی حاجی نور محمد دمڑ صاحب۔

حاجی نور محمد دمڑ (وزیر خوراک): شکریہ جناب اسپیکر! جو قرارداد سی ایم صاحب نے پیش کی ہے۔ میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے اِس کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ بھارت کی طرف سے جو جارحانہ حملہ ہوا ہمارے معصوم پاکستانیوں پر اُس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور حملے میں ہمارا جو جانی نقصان ہوا ہے جو شہادتیں ہوئی ہیں اُن کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا گو ہوں۔ جناب اسپیکر! ہماری طرف سے، ہماری افواجِ پاکستان کی طرف سے جو جوابی کارروائی ہوئی، اِس پر اپنی افواج کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور جس طرح ہم امید کرتے تھے کہ یا جس طرح ہماری افواج کہتی تھیں، یقیناً اُسی طرح ہوا بلکہ اُس سے بڑھ کر انہوں نے جواب دے دیا۔ یقیناً یہ ہمارے پورے پاکستان کی، پاکستانی عوام کی امنگوں کی ترجمانی ہے۔ جناب اسپیکر! بھارت نے جس طرح بزدلانہ حرکت کی، معصوم بچوں پر جو

اٹیک کیا یقیناً دنیا نے اُس کو غلط کہا۔ پاکستان تقریباً ہر محاذ پر اِن سے جنگ جیت رہا ہے۔ یہ فضائی جنگ ہو، چاہے زمینی جنگ ہو، چاہے بارڈرز کی جنگ ہو، چاہے ہر حوالے سے لیکن ایک خاص کر جو سفارتی جنگ، اخلاقی جنگ پاکستان جیت چکا ہے جو کہ رات سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ انڈیا کی جو کارروائی ہے پوری دنیا نے اس کی مذمت کی ہے اور پاکستان کے صبر کو جس طرح پاکستان کافی دنوں سے صبر سے اور دنیا سے کہہ رہا تھا کہ اِس حملے کی تحقیقات کرے ہم جنگ نہیں چاہتے ہیں اور اگر ہم پر جنگ مسلط کی گئی پھر ہم جواب دینا جانتے ہیں لیکن دنیا نے دیکھ لیا، صبر بھی پاکستان کا دنیا نے دیکھ لیا، پھر جوابی کارروائی بھی دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ تو اِس حوالے سے پاکستان تقریباً اخلاقی طور پر بھی اور سفارتی طور پر بھی جیت چکا ہے دنیا نے پاکستان کی اِس حوالے سے حمایت بھی کی اور انڈیا کی اِس کارروائی کی مذمت بھی کی ہے۔ جناب اسپیکر! یقیناً اِس وقت ہم حالتِ جنگ میں ہیں۔ ہم تو دعا گو بھی ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی طرف سے اور پوری بلوچستان اسمبلی کی طرف سے، یہ صرف بلوچستان اسمبلی کی جو سی ایم صاحب نے نمائندگی کی ہے یہ پورے بلوچستان کے ڈیڑھ کروڑ عوام کی نمائندگی کی ہے۔ بالکل ہم اِس قرارداد میں صرف لفظوں کی حد تک نہیں انشاء اللہ جس طرح سی ایم صاحب نے بات کی اور جس طرح قرارداد پیش کی ہے ہم اِسی طرح من وعن اپنی افواج پاکستان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ اللہ نہ کرے کہ اگر وقت آیا تو میرے خیال میں اسی طرح تیار بھی ہوں گے اور انشاء اللہ ہماری قومیں اور بلوچستان کے جتنے عوام ہیں یہ مٹھی بھر عناصر سے ہٹ کر کچھ جو زرخرید لوگ ہیں جو اِس جنگ میں ابھی جو بلوچستان میں حالیہ تھوڑی بہت کارروائی تیز کی ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ بھی اسی جنگ کی ایک کڑی ہے اِس سے بھی ثابت ہو گیا کہ بلوچستان میں جو لوگ لڑ رہے ہیں یہ انڈیا کے لوگ ہیں۔ یہ انڈیا کے زرخرید لوگ ہیں۔ اور یہ انڈیا کے کہنے پر ہی لڑ رہے ہیں۔ کیونکہ ابھی جس طرح ہم بارڈر پر ہماری لڑائی شروع ہو گئی انہوں نے یہاں بھی لڑائی شروع کی اور یہ جو وارداتیں تیز کی ہیں تو یہ بھی اس جنگ کی کڑی ہے۔ انشاء اللہ ہماری افواج internal اور external جنگ بھی لڑ رہی ہیں۔ اور انشاء اللہ اس میں بھی کامیابی ہماری ہی ہوگی۔ تو جناب اسپیکر! یہ ایک چیز میں اداروں سے خصوصاً ایف آئی اے اور ہماری انٹیلی جنس اداروں سے درخواست ہے کہ اِس جنگ میں جس طرح ہم کچھ دنوں سے دیکھ رہے ہیں، ہم حالتِ جنگ میں ہیں ہماری افواج حالتِ جنگ میں ہے، ہم لاشیں اٹھا رہے ہیں ہمارا پورا پاکستان اس غم میں مبتلا ہے اور سوشل میڈیا پر ہمارے اندر جو صفوں میں کالی بھیڑیں ہیں یہ ہماری جنگ کا مذاق اڑا رہے ہیں اور یہ دشمن کے کہنے پر ہماری افواج کو سپورٹ کرنے کی بجائے اُنکی حوصلہ شکنی کر رہے ہیں۔ یہ جو کچھ عناصر ہیں جو سوشل میڈیا پر ہیں میری درخواست ہے کہ یہ انہی کے لوگ ہیں یہ انڈین زرخرید لوگ ہیں۔ تو یہ ہمارے انٹیلی جنس اداروں کو، ایف آئی اے کو، سائبر کرائم کے ذریعے اِن کو معلوم کر کے اِن کو سخت سے سخت سزا دی جائے بلکہ اُن کو ایسے ٹریٹ کریں جیسے انڈیا کو ہم ٹریٹ کر رہے ہیں ایسے ہی ٹریٹ کرنا چاہیے کیونکہ اِن کو پتہ چل

جائے تا کہ یہ ہم انڈیا کا ساتھ دے رہے ہیں، سوشل میڈیا پر۔ تو یہ ہم دیکھ رہے ہیں پوری دنیا دیکھ رہی ہے یہ کون لوگ ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جو انڈیا کے زرخرید لوگ ہیں اور انڈیا کے کہنے پر یہاں جو کچھ کر رہے ہیں۔ تو میں ایک دفعہ پھر اس قرارداد کی حمایت بھی کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ افواجِ پاکستان کو یہ باور کراتا ہوں کہ ہم پھر یہی کہتے ہیں کہ پاک فوج قدم بڑھائے چوبیس کروڑ پاکستانی عوام آپ کے ساتھ ہیں اور شانہ بشانہ کھڑے رہیں گے انشاء اللہ۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی محترم لیاقت علی لہڑی صاحب۔

میر لیاقت علی لہڑی (پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیراعلیٰ محکمہ ٹرانسپورٹ): اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ آج جو ہمارے سی ایم صاحب نے قرارداد پیش کی ہے میں اُسکی حمایت کرتا ہوں۔ جس طرح رات کو، جو رات کی تاریکی میں انڈین فوج نے ہماری جو شہری آبادی پر بمباری کی، مَیں اِسکی مذمت کرتا ہوں۔ جس طرح ہماری پاک فوج نے اُن کو منہ توڑ جو جواب دیا میں اپنی فوج کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اور اس عزم کے ساتھ جو ہماری پاک فوج ہے جو ہمیشہ ملک کے دفاع کے لیے پُرعزم ہے اور میں ایک بلوچستانی کی حیثیت سے اور بلوچستان کے عوام کی جانب سے اپنی افواجِ پاکستان کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام اُن کے ساتھ ہیں اُن کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ انشاء اللہ جب بھی ہماری ضرورت پڑے گی ہمارے صوبے کے لوگوں کی ضرورت پڑے گی وہ اپنی فوج کے ساتھ ہیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you محترمہ ربابہ بلیدی صاحبہ۔

ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی (مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ ومن ڈویلپمنٹ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمْ تَسْلِيْمًا. شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! یہ جو قرارداد پیش ہوئی ہے یقیناً یہ نہ صرف اس معزز ایوان کی، یہاں کے تمام ممبران کی بلکہ پورے بلوچستان کے عوام کے دلوں کی آواز ہے اور ہم سب اس کی حمایت کرتے ہیں۔ بھارت نے رات جو حملہ کیا اور معصوم اور نہتے شہریوں کی املاک پر اور جانوں کا جو نقصان ہوا وہ نہ صرف بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے بلکہ جو اقوام متحدہ کا چارٹر ہے اُس کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اور بھارت کا یہ اقدام یقیناً بھارتی حکومت کی بدنیتی اور اُس کی ایک بزدلانہ سوچ کی عکاس ہے۔ کیونکہ یہ عمل اِس خطے میں جو امن اور امان کی صورتحال ہے علاقائی طور پر یہ ایک disbalance create ہوگی جو کہ ہمیشہ سے بھارت کی کوشش رہی ہے۔ اور ہم بحیثیتِ پاکستانی ایسی کوئی چیز نہیں چاہتے جس سے ہم اِس خطے میں ایک disbalance create ہونے دیں۔ پاکستانی حکومت اور پاکستان کے عوام یہ حق رکھتے ہیں کہ اپنے ملک کی سلامتی کے لیے ہم جو بھی اقدامات اُٹھائیں وہ متحد ہو کر اُٹھائیں اور یقیناً ہم اُٹھائیں گے۔ پاکستان کی افواج جو کہ ملک کی

سلامتی اور حفاظت کے لیے دن رات کوشاں ہیں اُنہوں نے بروقت اُن کی کاروائیوں کا جواب دے کر نہ صرف اپنی مستعدی اور بہادری کا ثبوت دیا ہے بلکہ یہ بات بھی ثابت کی ہے کہ ہر وقت ملک کی حفاظت کے لیے تیار ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم جب بحیثیتِ عوام یہ بات کرتے ہیں کہ ہم پاکستان کی سلامتی کے لیے دعا گو ہیں، وہیں ہم پاکستان کی حفاظت کے لیے عملی طور پر بھی تیار ہیں۔ افواجِ پاکستان کے شانہ بہ بشانہ نہ صرف ہمارے تمام بھائی بلکہ ہم تمام خواتین پہلے بھی جتنی جنگیں ہوئیں وہاں ثابت قدم رہیں اور اب بھی ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور جس طرح کی جو ضرورت جیسے میرے محترم بھائیوں نے بھی یہاں کہا ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ یہاں صرف میں ایک بات کہوں گی اگر ہم تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھیں تو ہم دیکھیں گے کہ مسلمان قوم کی تاریخ اِس بات سے بھری ہوئی ہے کہ جب بھی یہاں کوئی اِس طرح کی جارحیت کسی بھی مسلم ملک میں ہوئی ہے وہاں اس کا جواب دیا گیا ہے۔ اگر ہم یاد کریں تو خالد بن ولید نے بھی رومیوں سے جنگ لڑی جب کی تو انہوں نے رومیوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ دشمن کو معلوم نہیں کہ کس قوم کو اُس نے للکارا ہے۔ یہ وہ قوم ہے جو شوقِ شہادت رکھتی ہے اور یہ وہ قوم ہے جو موت کو اتنی عزیز رکھتی ہے جس طرح کفار زندگی کو عزیز رکھتے ہیں۔ تو ایسی قوم جو کہ اپنے مشکل وقت میں متحد رہتی ہے، اُس کو کوئی دشمن کی طاقت ہرا نہیں سکتی۔ ہم ایک بار پھر اِس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور یہ عزم بھی یہاں کرتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کی سلامتی اور حفاظت کے لیے متحد ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: تھینک یو۔ جی بخت محمد کاکڑ صاحب، منسٹر ہیلتھ۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر صحت): شکریہ جناب اسپیکر۔ آج جو یہ قرارداد پیش ہوئی ہے اِس کی حمایت کرتا ہوں۔ گزشتہ رات انڈیا نے جس بزدلی کا مظاہرہ کیا اور جس بزدلی سے وطنِ عزیز پر حملہ آور ہوا عام شہریوں پر میزائل برسائے، مساجد پر میزائل برسائے، سول ڈسپنسریوں پر میزائل برسائے۔ اس کی مذمت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ خراج تحسین پیش کرتا ہوں پاک فوج کو کہ جس بہادری کے ساتھ ہماری فوج کے جوانوں نے انڈیا کو جو جواب دیا وہاں اُن کی جو اُنہوں نے ایک false flag operation کی۔ اور اُس کے بعد انڈیا یہی چاہ رہا تھا کہ اِس علاقے میں جنگ مسلط کرے لیکن الحمدللہ پاک فوج کی بدولت پاک فوج کی بہادری سے، ہر پاکستانی کا سر فخر سے بلند ہے کہ انڈیا کو رسپانس دیا گیا۔ آج انڈیا میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر! انڈیا کے جو طیارے مار گرائے گئے، 1965ء میں جس طرح ایم ایم عالم نے کی ہے، اُس کی یاد تازہ کی گئی۔ پاکستانی فوج میں ہر وہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ انڈین جارحیت کا ہر لیول پر مقابلہ کر سکتی ہے۔ آج پوری قوم، تمام پولیٹیکل پارٹیز، بلوچستان کے لوگ اپنی سیکیورٹی فورسز کے ساتھ، اپنی فوج کے ساتھ، اِس ملک کے دفاع کے لیے ہم شانہ بہ شانہ کھڑے ہیں۔ اور انڈیا کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ انڈیا کو پہلے بھی 19ء میں بھی جب اُن کے مگ طیارے ہم نے گرائے تھے تو اُنہوں نے کہا کہ ہمارے طیارے بہت پرانے

ہیں۔ہم رافیل طیارے خریدیں گے جس کو کوئی بھی نہیں گرا سکتا۔اربوں ڈالرز خرچ کرنے کے باوجود انڈیا جو ایک غریب ترین ملک ہے، اِس کے باوجود خریدا۔ پاکستانی فوج نے پیشہ ورانہ انداز سے اُن کو ٹارگٹ کیا اور انڈین طیارے مار گرائے۔ یقیناً وہ قابل تحسین ہے اور ہماری فوج کی ہمیشہ یہ ہسٹری رہی ہے کہ جب بھی دشمن نے جنگ مسلط کی ہے ہم نے اِسی طرح کرا کرا جواب دیا ہے عوام نے اسی طرح کرا کرا جواب دیا ہے اور انشاءاللہ ہم دیتے رہیں گے، انڈیا کی یہ کبھی بھی یہ غلط فہمی نہ ہو کہ ہم عددی اکثریت تو رکھتے ہیں پاکستان پر یعنی پاکستانی فوج پر چڑھ دوڑیں گے۔ اِس کا experiment پہلے ہو چکا ہے اور انڈیا کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے اب بھی انشاءاللہ شکست اور ذلت اور رسوائی جو ہے وہ انڈیا کا مقدر ہے۔ہم اس کے ساتھ کھڑے ہیں ضرورت پڑی تو انشاءاللہ کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ تھینک یو جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: تھینک یو۔ جی اصغر ترین صاحب۔

حاجی اصغر علی ترین: نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم۔اَمَّا بَعْدُ فَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔بہت شکریہ جناب اسپیکر یہ قرارداد آج پیش کی گئی ہے یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔گزشتہ رات بھارت کی جانب سے پاکستان کی جو آبادی ہے لائن آف کنٹرول اور اُس آبادی پر بلا اشتعال گولہ بارود سے جو نقصان پہنچایا اس پر پوری مزمت کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر بھارت آج سے نہیں بلکہ کئی دہائی سے بیٹھا ہوا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طریقے سے پاکستان کو نقصان پہنچائے لیکن اس کو اس بات پر بھی ادراک ہے، اس کو بھی اندازہ ہے کہ پاکستانی افواج، پاکستانی ایئر فورس اِتنی قوت اور طاقت رکھتی ہے کہ سوال کا جواب دے سکتی ہے اور رات کو پوری دنیا نے دیکھا جن کو انتظار تھا انہوں نے دیکھا جیسے ہی بھارت کی طرف سے پاکستان پر حملہ ہوا within no time پاکستان نے جب رسپانس کیا ان کے طیارے مار گرائے اور ان کا ہیڈ کوارٹر تھا اُسکو تباہ کیا تب ان کو ادراک ہوا کہ یہ پاکستان یقیناً بروقت کارروائی کا جواب دے سکتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب یہ بھارت نہیں ہے، یہ اسرائیل بھی ہے، میں یہاں مودی اور اسرائیل کی گٹھ جوڑ کی بات کروں گا۔ اگر ہم بڑا easily سمجھ لیں ایک فلم بنائی گئی ہے ایک ڈرامہ رچایا گیا ہے اور الزام جنہوں نے پاکستان پر لگایا گیا۔ بات یہ ہے کہ صرف پاکستان کی بات نہیں کروں گا اُمت مسلمہ کی میں بات کروں گا۔ابھی وقت آ گیا ہے کہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لئے اُن پر مظالم برسانے کے لئے اُن پر جبر کرنے کے لئے اب یہ لوگ تیار ہو گئے ہیں۔اب اگر آپ فلسطین کی بات کریں وہاں اسرائیل فلسطین کیلئے اور اسرائیل اور مودی گٹھ جوڑ ہے ان کا جو سرغنہ ہے ان کا جو باپ ہے وہ امریکہ ہے اُدھر سے ڈائریکشن اُنکو ملتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اُمت مسلمہ کو ابھی اکٹھا ہونا چاہیے ہر محاذ پر کسی بھی حوالے سے ہو، صرف یہ آج بھارت نہیں بھارت نے رات کو انجام بھگت لیا ہے اور جناب سپیکر صاحب! جب

رات کو بھارت نے حملہ کیا تو اس میں بالخصوص ایک مسجد ایک مدرسے پر، اور اس مدارسے میں 10 شہداء وہاں ہوئے۔ جس میں پانچ بچے، دو خواتین اور تین مرد شہید۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے مذہب کو اور ہمارے مسلمانوں کو ٹارگٹ کرنا یہ پری پلان ہے۔ جناب سپیکر صاحب ہم اس ملک میں سیاست کرتے ہیں پاکستان ہماری ماں ہے ہماری مٹی ہے۔ جب اس طرح کا واقعہ ہوتا ہے تو ہر چیز سے بالاتر ہو کے ہم اس ملک کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ جیسے آج بھی کھڑے ہیں تو جناب اسپیکر صاحب! میرا یہ پیغام ہے بھارت کے لیے اور اس کے ساتھ اُن ممالک کے لیے جن کا یہ خیال ہے کہ ہم کسی نہ کسی اینگل سے پاکستان کو نقصان پہنچائیں گے انشاء اللہ وتعالیٰ جب تک پاکستان میں غیرت مندقومیں ہیں جب تک پاکستان میں مسلمان بستے ہیں جب تک پاکستان میں پاک افواج، فضائیہ ایئر بیس، ہماری ایئر بیس ان کی طاقت ہمارے پاس ہو، نیوی کی طاقت ہمارے پاس ہو انشاء اللہ تعالیٰ کسی کا باپ بھی ہمارا بال بیگا نہیں کرسکتا۔ تو اس گھڑی میں ہر دم ہم افواج پاکستان کے ساتھ ہیں، ہم ایئر فورس کے ساتھ ہیں۔ ہم نیوی کے ساتھ ہیں۔ اور ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور یہ بھارت کو بتانا چاہتے ہیں کہ یہ جو آپ نے ایک تماشہ شروع کیا ہے اس کو بند کیا جائے اور اگر بند نہیں کریں گے تو اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ پاکستان بڑے کرائسز میں چل رہا ہے اور پاکستان اس کی جو اپنی اکانومی ہے وہ کریش کرگئی ہے۔ اکانومی جتنی کریش ہو ہم بھوکے سوئیں گے لیکن ہماری دفاعی قوت اتنی مضبوط ہے کہ ہم ہر کسی کا جواب دے سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔ انجینئر عبدالمجید بادینی صاحب۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (مشیر برائے وزیراعلیٰ برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ اسپیکر صاحب! مَیں اپنی جماعت، جماعت اسلامی کی طرف سے اس قرارداد کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی بھارت جو کل رات کو جو بزدلانہ حملہ کیا پاکستان پر اور مختلف جگہوں پر اور تقریباً جتنے حملے ہوئے وہ ہماری عبادت گاہوں پر ہوئے ہمارے مدارس ہماری مساجد پر ہوئے۔ آپ اس سے مودی کے مائنڈ کا اندازہ لگائیں جناب اسپیکر! کہ انکی سوچ کتنی مسلمانوں کے بارے انڈیا میں بھی اس نے مسلمانوں کی زندگی حرام کر کے رکھ دیا ہے۔ اور یہاں پاکستان میں بھی وہ اگر حملہ کیا تو ہماری مساجد اور ہماری عبادت گاہوں پر۔ یہ بالکل وہی جس طرح اسرائیل غزہ پر چڑھ دوڑا، یہ سمجھتا ہے کہ میں بھی اس طرح شاید، غزہ کے لوگ تو محصور ہیں بیچارے ایک پٹی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ پھر بھی وہ سالوں سے، ایک سال سے زیادہ وقت سے وہاں بارش کی طرح بم برسائے جا رہے ہیں۔ پھر بھی وہاں سے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ تو ان کو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان کوئی عام ملک نہیں ہے۔ پاکستان ایک ایٹمی ملک

ہے ۔جس کے پاس ایک مضبوط فوج ہے۔اور یہاں 25 کروڑ اعوام رہتے ہیں جو ہم پچھلے کئی سالوں سے ہم آپس میں سے لڑرہے ہیں جیسے دوممالک آپس میں لڑتے ہیں قوم اقوام یہاں کے جو قبائلی لوگ آپس میں اس طرح سے ہم لڑتے آرہے ہیں ۔ہمیں لڑنے سے کوئی ڈرنہیں ہے نہ مسلمان کو شہادت سے کوئی خوف ہے۔ ہمارے لیے تو زندگی سے موت بہتر ہے، جو جس میں اللہ تعالیٰ اس سے بڑے انعامات سے ہمیں نوازے گا۔آپ انڈیا کے میڈیا کو دیکھیں وہاں کیا چل رہا ہے کہ جی پاکستانیوں کے پاس ٹماٹر نہیں ہیں۔ایک ٹی وی اینکر کو میں نے سنا، وہ بول رہا ہے ابھی پاکستانی سعودی عرب سے پانی منگوار ہے ہیں۔ ہاں وہ زم زم کا پانی تو پوری دنیا کے مسلمان سعودی عرب سے لے آتے ہیں۔مگر الحمداللہ پاکستان کے پاس خود اتنے وسائل ہیں کہ نہ ہمیں سعودی عرب کی ضرورت ہے، نہ ہمیں امریکہ کی ضرورت ہے اللہ نے ہمیں اپنے کھانے پینے کی ہر نعمت سے نوازا ہے۔ ہاں مسلمان ہیں ہمارے بھائی ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ جو زیادتی ہمارے ساتھ ہورہی ہے ۔ جو ہمارے ملک پر حملے کیے جارہے ہیں اور نہتے شہریوں کو شہری آبادیوں پر حملہ کیا جارہا ہے ہمارا اللہ ہمیں حکم دیتا ہے نکلو اللہ کی راہ میں ہلکے ہوئے بوجل ہمارے نبی ﷺ ہمیں حکم دیتا ہے جہاد کرتے رہنا یہی میری امت کی فقیری ہے اور یہ امت اس فقیری کو انشاءاللہ جاری رکھے گی۔انڈیا کے انشاءاللہ یہ جو اس کا دہشتگردانہ سوچ ہے یہ انشاءاللہ خود بخود وہاں ہندوستان میں انشاءاللہ اس کو ہم سبق سکھائیں گے میں ایک نعرہ لگوانا چاہتا ہوں پوری اسمبلی ہال کو تکبیر کا کہ میرے ساتھ مل کے نعرہ تکبیر لگائیں ،نعرہ تکبیر ،نعرہ تکبیر، اللہ اکبر۔

جناب اسپیکر: ok, that is it. اسمبلی میں نعرے وہ مناسب نہیں ہیں۔جی عبدالصمد گورگیج صاحب۔

جناب عبدالصمد خان گورگیج (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آپ کا ٹائم دینے کا۔ یہ جو آج قرارداد پاس ہوئی ہے مَیں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ جو رات کی تاریکی میں بھارت نے بزدلانہ حملہ بچوں پر، مکانات پر، مساجد پر کیا مَیں اُس کی مذمت کرتا ہوں۔ اِن حملوں کے نتیجے میں معصوم بچوں کو نشانہ بنانا یہ بھارت کی بھول ہے۔ بھارت یہ نہیں سمجھ رہا کہ وہ اپنے آپ کو نیوکلیئر سمجھ رہا ہے تو پاکستان اُس سے کم بھی نہیں ہے۔ بھارت کو انشاءاللہ منہ کی کھانی پڑیگی۔ بھارت اِس خطے میں اپنے آپ کو چوہدری سمجھ بیٹھا ہے یہ اُس کی بھول ہے کہ بھارت جب یہاں حملہ کرے تو اُس کو جواب ضرور دیا جائیگا۔ یہ کہتے ہیں ایک example ہے کہ "frog in a well" بھارت یہ سمجھ کر بیٹھا ہے کہ اس خطے میں صرف مَیں ہوں۔مَیں جو کچھ کروں تو مَیں اپنی چوہدراہٹ سنبھال سکوں۔ وہ یہ نہیں سمجھ رہا ہے کہ انڈیا میں 35 پرسنٹ مسلم آبادی ہے اگر جنگ مسلط کی گئی یا کروائی گئی تو سب سے پہلے یہ جو شہادت ہے، یہ ایمان کا حصہ ہے۔تو سب سے پہلے پاکستان نہیں وہاں جو انڈیا میں 35% مسلم ہیں سب سے پہلے وہ نمٹیں گے ان سے۔اور میں آخر مَیں کہتا ہوں کہ بلوچستان کے نوجوان اپنی افواج پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں۔اور انشاءاللہ و

تعالیٰ ہم شانہ بشانہ اپنی فوج کے ساتھ کھڑے ہیں اور جس جنگ اور محاذ پر جائیں گے انشاءاللہ ہم ساتھ دینگے۔

جناب اسپیکر: خطے میں چوہدراہٹ قابل قبول نہیں۔جی سید ظفر علی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔شکریہ جناب اسپیکر! آج قرارداد پیش ہوئی ہے یقیناً یہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ یہ قرارداد آج اس ایوان سے متفقہ طور پر انشاءاللہ وتعالیٰ اسی لئے سب دوستوں نے سب ممبران نے اِس پر بات کی اور متفقہ طور پر انشاءاللہ پاس بھی ہوجائیگی اور loud and clear message بھی ہے جناب اسپیکر! جمیعت علماء اسلام ہمارے قائد قائد ملت اسلامیہ حضرات مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے loud and clear message دیا ہے پہلے ہمارا نعرہ ہوا کرتا تھا اسرائیل مردہ باد اس دفعہ ہماری جماعت نے اس میں ایک اور addition کی ہے، مودی اسرائیل مردہ باد۔انشاءاللہ وتعالیٰ قائد ملت اسلامیہ اس مہینے کی 15 تاریخ کو کوئٹہ میں ایک عظیم الشان جلسہ کرنے والے ہیں۔ ہندوستان نے جو بربریت، جو ظلم کا انتہا کیا ہے ہمیشہ یہ history رہی ہے ہندوستان نے جب بھی حملہ کیا ہے رات کی تاریکی میں ایک بزدلانہ حملہ کرتے ہیں اور وہ بھی مساجد پر، بچوں پر، معصوم عورتوں پر۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان کا ایمان پختہ ایمان ہے مسلمان اس ملک میں خداداد پاکستان میں جو کلمہ کے نام پر بنا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر وقت ہماری پاک فوج، ہمارے انٹیلی جنس ادارے، ہماری law enforcement agencies اور ہماری جمعیت علماء اسلام کے کارکنان بالخصوص ہمیشہ بلوچستان سے loud and clear message دیا ہے اور ہراوّل دستے کا کردار ادا کیا ہے اور میسج دیا ہے بھارت کو، جو ظلم اور بربریت کی انتہاء پہلے کشمیر میں کی، پھر بلوچستان میں ایک targetted area کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اُن ٹارگٹس کو، اُن کی سوچ کے مطابق achieve کرنا چاہا لیکن الحمدللہ ہماری پاک فوج نے ہمیشہ ہراوّل دستے کا کردار ادا کیا ہے اور ان لوگوں کو ہمیشہ شکست ہوئی ہے ہندوستان ہمارا دشمن اب سے نہیں ہے جب سے subcontinent جب پاکستان اور ہندوستان کا بٹوارا ہوا تو اُس دَور سے ہندوستان ہمارا دشمن ہے اور دشمن نے ہمیشہ 1965ء کی جنگ سے لیکر آج تک جتنی بھی کارروائیاں کی ہیں بلوچستان نے ہمیشہ اپنی افواج کے ساتھ اپنے ان سیاسی لیڈران کے ساتھ شانہ بشانہ ہو کے ایک loud and clear message ہندوستان کو دیا ہے کہ آپ جو ظلم کرتے ہو، جو بربریت کرتے ہو جو آپ نے کشمیر میں کیا جو آپ بلوچستان کے طول وعرض میں کررہے ہیں پاکستان میں کررہے ہیں اِس کا جواب اُن کو ملے گا بھی اور ملا بھی ہے۔ جناب اسپیکر! بلوچستان کو ہمیشہ ہندوستان کی خواہش رہی ہے اور خواہش پر پابندی نہیں ہے۔ یہ ملک کلمہ کے نام پر بنا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یہ وہ ایک مسلمان کا کلمہ ہے اور اس کلمے سے جب یہ آواز بلند ہوتی ہے اُس دَور سے ہندوستان ڈرے جب ہمارے قائد ملت اسلامیہ اعلان کردے گا کہ ہم

اور ہماری جماعت وہ تیار بھی ہیں اور قائد کے نعرے کا انتظار بھی کر رہی ہے کہ ہم وہاں ہندوستان میں اس کی سرزمین پر ہماری جماعت کے کارکن، ہمارے علمائے کرام ہمارے کارکنان انشاءاللہ العزیز وہ دن دور نہیں ہوگا جب قائد ملت ہمیں صدا دیں گے اور ہم اُس سرزمین پر انشاءاللہ وتعالیٰ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے۔ میں آخر میں ایک بار پھر اس ایوان کا اس پارلیمان کا آپ کا بالخصوص اس موقع پر اس طرح کی قرارداد لانا یہ ہم سب پر فرض بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ یہاں فرداًفرداً بات ہو، باقی کارروائیاں ہم سائڈ پر رکھیں کیونکہ بلوچستان ہوگا تو پاکستان ہوگا انشاءاللہ وتعالیٰ، اِس میں کوئی شک نہیں پاکستان زندہ باد بلوچستان پائندہ باد۔ وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب اسپیکر: thank you. جی جناب دستگیر بادینی صاحب۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: جناب اسپیکر! میں قرارداد سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرسکتا ہوں؟

جناب اسپیکر: جی جی پلیز۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: جناب اسپیکر صاحب! آپ سے میری ریکوئسٹ ہے میری نہیں بلکہ پورے صوبے کی ریکوئسٹ ہے کہ یہاں پاکستانی شہریوں کو اکثر شناختی کارڈ جو بنوانے جاتے ہیں ہمارے جو NRC سینٹرز میں زیادہ تر لوگوں کے شناختی کارڈ بلاک زیادہ تر لوگوں کے جناب اسپیکر افغانوں کے نام پر لوگوں کے شناختی کارڈ بلاک کیے جاتے ہیں۔ میری آپ سے بلکہ صوبے کے عوام کی طرف انتہائی ناروا سلوک اُنکے شناختی کارڈ محض اس بنیاد پر کہ افغانوں کے نام پر اِن کو کئی کئی سالوں سے بلاک کیا ہوا ہے۔ میری ریکوئسٹ یہ ہے کہ اس پر چیئرمین نادرا کو باقاعدہ طور پر طلب کیا جائے، آیا بلوچستان کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیوں رکھا جارہا ہے؟ کئی کئی ڈسٹرکٹس میں میرے دوست بیٹھے ہوئے ہیں شناختی کارڈ لوگوں کے بلاک ہیں کئی سالوں سے بلاک ہیں تو میری آپ سے یہ پوائنٹ آف آرڈر پر درخواست ہے۔

جناب اسپیکر: جی بالکل ہے اس پر میں رولنگ دے رہا ہوں کہ چیئرمین نادرا بلوچستان کو طلب کیا جائے اور انشاءاللہ آپ سے ہم رابطہ کریں گے، سوری ڈی جی نادرا، ڈی جی نادرا بلوچستان کو اُس کو طلب کیا جائے اور آپ کو اُس میٹنگ میں انشاءاللہ ہم invite کریں گے۔ thank you

حاجی غلام دستگیر بادینی: thank you جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی ایجنڈے پر۔ مولوی صاحب اُن کی پرچی میرے پاس آئی ہے۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: شکریہ جناب اسپیکر! یہ مسجد پر اگر حملہ ہوتا ہے تو مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اگر کفر کو ڈر ہے تو مولوی سے ڈر ہے۔

جناب اسپیکر: sorry to cut you. اپنا زرک خان صاحب! مولوی صاحب کی پرچی آئی ہے وہ کہتے ہیں میں

پوائنٹ آف آڑدر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ اسی ایجنڈے پر؟ تو پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنے گا ایجنڈا ہوگا۔ او کے پلیز continue.

حاجی غلام دستگیر بادینی: انتہائی افسوسناک حملہ، بزدلانہ حملہ، مودی ہو یا نیتن یاہو، ان کی کوشش یہی ہے جناب اسپیکر صاحب! کہ مسلمانوں کو یا مساجد کو یا ضعیف شہریوں کو یا بچوں کو جس طرح رات کے اندھیرے میں انہوں نے بزدلانہ حرکت کی ہے جناب اسپیکر صاحب! میں اپنی طرف سے، اپنی جماعت جمعیت علماء اسلام کی طرف سے یہ قرارداد جو میرے دوستوں نے پیش کی ہے میں اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور جناب اسپیکر صاحب! ہم پوری اسمبلی اور بلوچستان اور پاکستان کے لوگ میرے خیال میں یہی آج میں دیکھ رہا ہوں سوشل میڈیا میں لوگوں کی ڈیمانڈ بھی یہی ہے کہ جس طرح انہوں نے اٹیک کیا ہے یا جس طرح اُن کے طیارے، جیسے کہ ہمارے ساتھیوں نے بات کہ رافیل طیاروں میں اتنے مگن تھے کہ اگر دنیا میں کہیں بھی اٹیک کرنے جائیں تو ان کو کوئی مار گرا نہیں سکتا۔ تو یہ میں داد دیتا ہوں کہ ہماری جو افواج نے جسطرح اٹیک کیا ہے اور جسطرح ان کے طیارے مار گرائے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح رات کی تاریکی میں انہوں نے اٹیک کیا ہے دن کی روشنی میں ان کو جواب دیا جائے۔ thank you

جناب اسپیکر: thank you.

جناب رَوی کمار پہوجہ: thank you جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! جو بھی قرارداد سی ایم صاحب نے پیش کی سب سے پہلے تو مَیں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے اور ساتھ ساتھ جو ہماری اقلیتی برادری ایک کروڑ اُن سب کی طرف سے مَیں حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ اِس ایوان کے توسط سے مودی سرکار کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اس جنگ میں جو کہ مودی سرکار نے چھیڑی ہے وہ یہ نہ سمجھیں کہ پاکستان کی اقلیتی برادری اُس کے ساتھ ہے۔ پاکستان کی اقلیتی برادری اپنی پاک فوج کے ساتھ ہے اور اگر ضرورت پڑی تو سب سے پہلے روی کمار اِس جنگ میں جاکر آگے آگے اِس ملک کے لیے مر مٹنے کے لے تیار ہے اور مَیں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مودی سرکار کو اتنا ہی شوق ہے لڑائی کرنے کا تو رات کے اندھیرے میں نہ آئے اگر اُس نے اپنی ماں کا دودھ پیا ہے تو ہمیں تاریخ بتا دے تو ہم خود آئیں گے آمنے سامنے اُس سے لڑنے کے لیے تیار ہیں اور ایک کروڑ آبادی سب سے آگے ہوگی لڑنے کے لیے اُس کے بعد ہماری پاک فوج ہوگی اُس کے بعد ہمارے بلوچستان کے عوام ہوں گے ہمارے youngsters سب تیار ہیں۔ thank you

جناب اسپیکر: رَوی کمار پہوجہ قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔ جی مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب اسپیکر! میں دونوں پر بات کرنا چاہوں گا اِس قرارداد اور اُس پر بھی کرتا ہوں تا کہ فارغ ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ قرارداد پر بولیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں point of order وہ جو کل بھی۔

جناب اسپیکر: اس پر پھر قرارداد کے بعد اگر آپ بولیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ٹھیک ہے۔ جزاک اللہ ۔ ابھی جناب اسپیکر! ظفر آغا صاحب بات کر رہے تھے میں قرارداد کی حمایت بھی کرتا ہوں۔ ویسے ظفر آغا صاحب بات کر رہے تھے تو میں سوچ رہا تھا کہ ظفر آغا صاحب احتجاج نہ کریں کہ مودی کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ ظاہر ہے بھارت کی جو دہشتگردی ہے وہ آج سے نہیں، شروع دن سے اُس نے پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا ہے، 65ء کی جنگ ہو، اُس جنگ میں ظاہر ہے پوری قوم فوج اور پاکستانی قوم اکھٹے ہو کر اُس سے جنگ لڑی لیکن بدقسمتی سے 16 دسمبر 1971ء کا جو سانحہ ہوا اُس میں خلیج کی وجہ سے فاصلوں کی وجہ سے پاکستان دولخت ہوا۔ اور اُس میں دونوں آپس میں خلیج کی وجہ سے ہمارے ملک کو ہمیں نقصان ہوا۔ تو قوم میں کوئی برائی نہیں ہے۔ قوم بہادر بھی ہے۔ قوم ایماندار بھی ہے۔ قوم لڑنا بھی جانتی ہے۔ قوم اپنے اِس ملک کی حفاظت کرنا بھی جانتی ہے۔ بھارت ہمارے سامنے کچھ بھی نہیں ہے سوال یہ ہے کہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی ضرورت ہے اب وقت آ گیا ہے کہ یہ ٹینک جو شہروں کے اندر ہیں وہ بارڈرز پر چلے جائیں سرحدوں کی حفاظت کریں۔ آج ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہمارے جو 1973ء کے آئین میں جس کی ذمہ داری ہے، جغرافیائی، سرحدوں کی حفاظت کرنا وہ ہم اُن کے ساتھ ہیں اِنشاءاللہ شانہ بشانہ ہوں گے، جا کر سرحدوں کی حفاظت کریں، پوری پاکستانی قوم جماعت اسلامی، ہم تو شروع دن سے بھارت کے خلاف، کشمیر کے اندر بھی سید علی گیلانی رحمت اللہ علیہ ہمارے جماعت اسلامی کے راہنما بانی تھے اور ہمارے تمام قائدین وہاں لڑتے رہے۔ تو میں زیادہ باتیں نہیں کرتا اِس موقع پر میں زیادہ تلخ باتیں بھی نہیں کرتا اِس موقع پر اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔ سیاسی انتقام کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ یکجہتی پیدا کرنے کی ضرورت ہے محبت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اِس موقع پر تمام اقوام کو تمام سیاسی پارٹیوں کو یکجا ہونے کی ضرورت ہے تو اِنشاءاللہ بھارت ہمارے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: کچھ بھی نہیں کر سکتا اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آیا مشترکہ مذمتی قرارداد منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: متفقہ مشترکہ مذمتی قرارداد منظور ہوئی۔ جی جناب سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک آڈٹ رپورٹ آئی ہے گوادر کے حوالے سے، گوادر کا نمائندہ بھی بیٹھا ہے۔ شاید اُس نے study کی ہو میں نے اِس کی کچھ چیزیں دیکھی ہیں

اور مَیں تھوڑا سا پڑھ کہ دو چار لائنیں پڑھ کر پھر مَیں آپ سے اور ایوان سے اجازت لوں گا مَیں کارروائی کرنا چاہتا ہوں اِن issues پر کہ آپ لوگ مجھے support کریں گے خاص کر گوادر کے حوالے سے۔ یہ Irregular expenditure due to improper maintenance of important records and stock on account of POL 492.363 million کی ہے۔

جناب اسپیکر: یہ تو سردار صاحب! پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو refer ہو گئی ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں سر! وہ تو ہو گا لیکن مَیں ڈیپارٹمنٹ کے جو اُس نے جو direct اُنھوں نے یہ کیا ہوا ہے کہ یہ بہت ساری چیزیں Therefore procurement of POL, its consumption وغیرہ وغیرہ تو مَیں یہ چاہ رہا تھا کہ overall جو assement جو اُنھوں نے دی ہے کہ internal control in the office of the executive engineer Public Health Engineering Division Gwadar, who were found to be inadequate several shortcomings were identified. تو یہ چیزیں ہیں تو مَیں، گوادر کا نمائندہ بیٹھا ہوا ہے مَیں اُس سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اِس پر۔ تو مَیں 492 ملین، 500 ملین مطلب 50 کروڑ روپے خالی ایک ڈیزل کی مد میں ہیں تو مَیں یہ جو آفیسر ہے اِسکے خلاف چاہتا ہوں کہ ایوان کو اعتماد میں لے کر مَیں immediately، پہلے بھی اِسکی انکوائریاں چل رہی ہیں اور بہت ساری چیزیں discover ہوئی ہیں۔ اِس سے پہلے یہ اربن ڈویلپمنٹ میں تھا وہاں اِس کے وارنٹ جاری ہوئے تھے یہ bail پر ہے۔ تو مَیں، سی ایم صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں تو مَیں اِسکے خلاف کارروائی کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو۔

جناب اسپیکر: آپ کا point چونکہ on record آ گیا ہے لیکن یہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو refer ہو چکا ہے یہ ساری discussion وہاں ہو گی اور اِسی طرح یہ اسی کو اِس طرح سے ہے۔ جی ڈاکٹر مالک صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اچھا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی آ گئے۔ سر! دو تین دن پہلے پچھلے دن اجلاس میں یہاں کافی ہماری خواتین اور مرد ٹیچرز یہاں گیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے تو very unfortunately کہ ہم نے اُن کو کوئی response نہیں کی۔۔۔(مداخلت) آپ گئے تھے؟ پھر آپ نے اُس کو بتایا نہیں۔ اچھا ok۔ تو میری سی ایم صاحب سے گزارش ہے کہ اُن کے جو مسئلے ہیں اُن کو وہ اگر سُنیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ دوسری میری گزارش ہے سی ایم صاحب سے، سی ایم صاحب! کوئی ڈیڑھ ماہ سے جو تربت میں بارڈر ہے وہ مکمل بند ہے۔ مَیں نے آپ سے گزارش بھی کی تھی کہ بارڈر کا issue ہے، اِس پر آپ خود interest لے لیں اِس کو کھول دیں، دوسرا جو تلار میں جو ہمارے لوگ خوار ہیں، سینکڑوں کی تعداد میں گاڑیاں وہاں رُکی ہوئی ہیں خدانخواستہ وہاں اگر ایک گاڑی جل گئی تو دستگیر صاحب نے مجھ سے کہا کہ ایک ٹینکر

پر اتنی شہادتیں ہوئیں تو وہاں تو ہزاروں لوگ ہیں بیک وقت۔مَیں سی ایم صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اِن دو issues کو priority بنیادوں پر، کیونکہ ڈیڑھ ماہ سے ہمارا تربت بارڈر صرف بند ہے۔ یہ جو تلار کا جو issue ہے یہ ہمارے لیے بہت وہاں strikes بھی ہوئے ۔ پھر ہمیں یقین دہانی کرائی گئی کہ ہم جی اِس issue کو address کریں گے تو مَیں سی ایم صاحب سے یہی گزارش کرتا ہوں کہ اِس issue کو بارڈر کا issue ہو اور تلار کے issue کو مہربانی کر کے وہ خود interest لے کر اِس کو حل کریں۔ thank you

جناب اسپیکر: thank you، جی مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔مَیں بھی اِسی بیروزگاری پر جناب اسپیکر! بلوچستان میں جو با قاعدہ ایک شاید اسلام آباد کے حکمران ایک منصوبے کے تحت بلوچستان میں بے روزگاری بڑھانے کا پورا منصوبہ ہے، تو یہ جو بارڈر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے یہ جو تلار چیک پوسٹ ہے یہ مَیں نے سی ایم صاحب کو بھی دیا تھا یہ مَیں کا پیاں لایا ہوں۔ پچھلی دفعہ دو چھٹیاں تلار چیک پوسٹ تربت اور گوادر کے درمیان ایک چیک پوسٹ ہے تو بارڈر کی پہلے بندش تھی جمعہ، ہفتہ، اتوار چھٹی ہوگی لیکن پیٹرول اور ڈیزل کی گاڑیاں جناب اسپیکر! یہ میرے ہاتھ میں اسسٹنٹ کمشنر گوادر کا ایک نوٹیفکیشن ہے کہ حکومتِ بلوچستان کی ہدایت پر تلار میں جو گاڑیاں آتی جاتی ہیں ڈیزل کی جمعہ، ہفتہ، اتوار کو گاڑیوں کو اجازت نہیں ہوگی جانے کی۔ جمعہ ہفتہ حکومت بلوچستان۔ظاہر ہے سی ایم صاحب سے جب بات کی جو حکومت کو پتہ نہیں ہے۔حکومت کو کوئی پتہ نہیں ہے آرڈر اسسٹنٹ کمشنر گوادر نے کس کے حکم پر جاری کیا ہے۔تو آپ اندازہ لگائیں جب ہم بات کرتے ہیں کہ حکومت کون چلا رہا ہے؟ بلوچستان کو کون چلا رہا ہے یہ آرڈر اسسٹنٹ کمشنر کو اتنی جرأت کیسے ہوئی ہے کہ وہ وزیراعلیٰ محترم تک پتہ نہیں ہے کہ وہ آرڈر جاری کر رہا ہے۔تو کل کو تو یہ پتہ نہیں کیا کیا آرڈرز جاری کریں گے، اِس طرح بلوچستان چلتا ہے، اِس طرح حکومتیں چلتی ہیں اور یہ کوئی ایران کا بارڈر نہیں ہے دو ضلعوں کے درمیان میں چیک پوسٹ ہے، ایرانی بارڈر نہیں نہ افغانستان کا بارڈر ہے، تو تربت والے گوادر جاتے ہوئے گوادر والے تربت آتے ہوئے تین تین گھنٹے ذلیل ہوتے ہیں۔joint ایک چیک پوسٹ بنائیں اور تین دن چھٹی، کوئی روڈ کی مَیں نے پہلے بھی کہا تھا اُس دن آپ نہیں تھے، کبھی روڈ کی چھٹی ہوتی ہے؟ سرکاری چھٹی ہم نے سُنا ہے اتوار کی چھٹی ہم نے سُنا ہے، گاڑی کی روڈ کی چھٹی کہ اِس روڈ پر فلاں گاڑی نہیں جائے گی جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو۔

جناب اسپیکر: آپ یہ آرڈر ہمارے ساتھ share کر سکتے ہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی جی مَیں آپ کو بالکل دے دوں گا۔

جناب اسپیکر: ok آپ continue کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں نے وزیراعلیٰ محترم کو بھی دیا ہے وزیراعلیٰ بھی اِس پر کام کر رہے ہیں لیکن یہ آپ لے لیں لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک اسسٹنٹ کمشنر گوادر ہے حکومت کو پتہ بھی نہیں ہے وہ ایک آرڈر جاری کر رہا ہے کہ جمعہ، ہفتہ اور اتوار روڈ بند ہو گی۔

جناب اسپیکر: یہ دو اضلاع کے درمیان ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مطلب گوادر اور تربت کے درمیان تلار چیک پوسٹ ہے، اچھا یہ بارڈر بند کیا تھا مَیں نے پوچھا تھا ایک دفعہ MPAs کی میٹنگ تھی، کہ یہ بیروزگاری کا بتا رہا ہوں جناب اسپیکر! 50 لاکھ کے قریب ہمارے youth ہیں، وزیراعلیٰ محترم کہتے ہیں figure آپ کہاں سے لاتے ہیں؟ 50 لاکھ کے قریب آ گئے پیچھے youth ہیں، تو 25 لاکھ لوگ ہمارے کاروبار کرتے ہیں بارڈر سے متعلق، مَیں نے پوچھا تھا وہ جو بند کرنے والے تھے جناب اسپیکر! جو بند کرنے والے تھے ایک دفعہ ہم نے ڈاکٹر صاحب بھی تھے میں نے پوچھا تھا آپ نے بارڈر چمن سے لے کر گوادر تک بارڈر کیوں بند کیا؟ اُس نے کہا قومی خزانے کو 200 ارب کا نقصان ہوتا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے اپنے جنگ اخبار میں پڑھا ہو گا اُس میں 23 اِداروں کی رپورٹ وفاقی حکومت کی آئی ہے کہ 23 اِداروں نے وفاقی حکومت کے 55 کھرب کا نقصان قومی خزانے کو دیا ہے 55۔ 200 ارب روپے اُس کو قومی خزانے کا نقصان گردانتے ہو کہ اگر 25 لاکھ نوجوان میرے روزگار کرتے ہیں آپ اُس کو قومی خزانے کا نقصان کہتے ہو اور 55 کھرب، 55 کھرب قومی خزانے کو جو اِدارے نقصان دیتے ہیں۔ جتنا پی آئی اے قومی خزانے کو نقصان دیتی ہے اِتنا بارڈر نقصان نہیں دیتا۔ جتنا کراچی کی اسٹیل مل قومی خزانے کو نقصان دیتی ہے جتنا ہمارے چمن سے لے کر گوادر بارڈر نقصان نہیں دیتا، جتنا آپ کے 23 اِدارے ہیں، یہ رپورٹ ابھی ایک ہفتہ پہلے جنگ اخبار میرے پاس بھی آپ کو دکھا سکتا ہوں جنگ اخبار کی وفاقی اِدارے کی رپورٹ ہے کہ 55 کھرب روپے کا 23 وفاقی اِداروں نے نقصان دیا ہے۔ آپ وہ بند کر رہے ہیں؟ پی آئی اے بند کر رہے ہیں؟ اسٹیل مل آپ بند کر رہے ہیں؟ تو بارڈر آپ کیوں بند کرتے ہیں؟ جناب اسپیکر! یہ جو اسلام آباد کے فیصلے ہیں 55۔ دوسرا سوال، تیسرا تھا وہ ٹرالر مافیا پر۔

جناب اسپیکر: یہ نوٹیفکیشن آپ ذرا Leader of the House کے ساتھ شیئر کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی رپورٹ یہ مَیں وزیراعلیٰ محترم کو دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا دوسرا دیکھیں 25 لاکھ تو بارڈر پر بیروزگار ہوئیں۔ ٹرالر، پھر ٹرالر آ گئے کل پرسوں سے میں نے وزیراعلیٰ محترم کو رات کو بھی ویڈیو بھیجی ہے فی ٹرالر تین لاکھ روپے لے رہے ہیں گوادر میں۔ فی ٹرالر تین لاکھ

روپے ریٹ طے ہو گیا ہے۔ سالِ سمندر پر نسل کشی کر رہے ہیں۔ اِس میں مجھے، بالکل یقین ہے کہ وزیر اعلیٰ محترم کا سخت stand ہے ٹرالر پر لیکن وزارت فشریز ملوث ہے ٹرالر مافیا کے ساتھ، بالکل ملوث ہے۔ 3 لاکھ روپے فی ٹرالر گوادر میں فی ٹرالر، تین لاکھ روپے فی ٹرالر لے رہے ہیں گوادر میں ساحل سمندر رات کو بھی آئے تھے۔ یہ ماہی گیر جب بارڈر کے نوجوان بیروزگار رہوں گے ماہی گیر ٹرالر کے ہاتھوں بیروزگار رہوں گے۔

جناب اسپیکر: تو آپ اس کو question کی شکل میں کیوں نہیں لاتے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں لایا ہوں جمع ہے اِنشاء اللہ اگلے سیشن میں آجائے گا تو آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ جو ماہی گیر جو ہے، وزیر اعلیٰ صاحب کہہ رہے ہیں بس کریں۔

جناب اسپیکر: please

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو یہ جو مَیں کہہ رہا ہوں جو بیروزگاری ہے یہ جو بے روزگاری اِسی طرح جو آپ دیکھیں یوٹیلٹی سٹور، یوٹیلٹی اسٹورز میں پانچ سے چھ ہزار لوگ ہمارے کام کرتے تھے اسلام آباد سے ایک آرڈر آیا یہ بند کرو۔ یہ کیا ہے؟ میڈیا ہاؤسز اسلام آباد میں چلتے ہیں کوئٹہ کے میڈیا ہاؤسز بند کرو تا کہ یہاں کے کارکن بیروزگار ہو جائیں۔ پچھلے دنوں 70، بلوچستان کے نوجوان نادرا نے فارغ کئے، جتنے وفاقی اِدارے بلوچستان میں فارغ کر رہے ہیں۔ بھئی ایک بلوچستان ہے کیا ہم انسان نہیں ہیں؟ ہمارے حقوق نہیں ہیں؟

جناب اسپیکر: ڈی جی نادرا کو طلب کیا ہے اُس میں اس پوائنٹ پر بات کریں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نادرا نے لوگ فارغ کئے ہیں یوٹیلیٹی سٹورز والوں نے لوگ فارغ کئے۔ 5 ہزار یوٹیلیٹی اسٹورز بند کئے 5 ہزار لوگ فارغ کر دیئے، نادرا فارغ کر رہا ہے۔ اچھا بارڈر وفاق بند کر رہا ہے ٹرالر جو سمندر میں وفاقی اِدارے ہیں MS ہے وغیرہ سب ملوث ہیں وہاں جتنے وفاقی ادارے ہیں بلوچستان میں بیروزگاری پھیلا رہے ہیں آرڈرز جاری کر رہے ہیں بند۔ یہ اِس اسلام آباد والوں کو آپ مسلم (ن) سے تعلق رکھتے ہیں شہباز شریف سے جا کے شہباز شریف کو بتائیں اللہ کے بندے آپ ملک کے وزیر اعظم ہیں بلوچستان میں بھی لوگ کھانا کھاتے ہیں ہم بھی بھوکے ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ بالکل آن ریکارڈ لائیں اِس کو question کی شکل میں اور یہ اِنشاء اللہ وتعالیٰ اُدھر تک پہنچے گی اور بات ہو جائے گی اِنشاء اللہ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مجھے یقین ہے کہ آپ شہباز شریف سے سخت احتجاج کریں کہ جو پیٹرول کی جو بچت کے پیسے ہیں بالکل آپ ہمیں دیں ہماری روڈز بنائیں۔ لیکن بے روزگار ہمیں مت کریں یہ بارڈر ہے یہ ٹرالر ہے اور جو یوٹیلٹی

اسٹورز کو بند کرتے ہیں، نادرا والے بند کرتے ہیں خُدا ارانہ کرے یہ مَیں وزیر اعلیٰ محترم سے بھی بار بار میں کہتا ہوں، بار بار میں اُن سے بھی کہتا ہوں ظاہر ہے وہ بھی اُوپر بات کر لیتے ہیں لیکن وہی بات ہوئی یہ آرڈر والی بات ہوگئی۔

جناب اسپیکر: وہ آپ CM کے ساتھ شیئر کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سر! شیئر کیا ہے۔

جناب اسپیکر: ok, thank you۔ جی زاہد علی ریکی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! ایک منٹ just مَیں سی ایم صاحب سے اُس چیز پر ایک چیز میں بھول گیا ہوں۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب کا مائیک آن کر دیں۔ آپ کا مائیک آن نہیں ہے hold کریں ایک منٹ، مائیک آن کریں ڈاکٹر صاحب کا۔ ok۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! اُس میں ایک مشکل یہ ہے کہ کوئٹہ سے ہماری بسیں چلتی ہیں اُن کو 5 بجے تلار، کوئٹہ سے گوادر کے لیے، اُس کو 5 بجے تلار cross کرنا ہی ہے۔ اگر اُس نے تلار چیک پوسٹ کراس نہیں کی تو وہ رات کو اُن کو وہاں سونا پڑے گا۔ گوادر اور تلار کے درمیان ایک گھنٹے کا راستہ ہے۔ کراچی سے جو بسیں نکلتی ہیں تربت کے لیے یا مند کے لیے اُن کو 5 بجے تلار کراس کرنا پڑیں گی۔ میں جب تربت میں تھا، otherwise تربت، تلار اور تربت بھی ایک گھنٹے کا راستہ ہے، اُس کو ساری رات وہیں گزارنا پڑ رہا ہے۔ سر! ایک ٹائم پر پچاس، پچاس گاڑیاں بسیں اِس جانب، اُس جانب اکٹھے ہوں گی، ہم گئے وہاں سے ذمہ داروں کے پاس آل پارٹیز بس ایسوسی ایشن سب، کہ صاحب! یہ کوئی mechanism تو نہیں ہے۔ اُس نے کہا کہ جی اگر 120 کی سپیڈ ہم بس لائیں بھی ہم 5 بجے تلار کراس نہیں کر سکتیں۔ گاڑیاں خراب ہو جاتی ہیں، نماز ہے، کھانا ہے۔ تو سی ایم صاحب! میری آپ سے گزارش ہے شاید بس والے مکران کے آئے ہوئے ہیں کل یا پرسوں آپ کی ملاقات ہوگئی ہے۔ اُن کا کوئی mechanism بنا دیں نہیں تو سر! clash میں جائیں گے۔ ایک رات کم از کم پانچ دس ہزار لوگ اکٹھے ہوئے وہ گئے FC کے پاس اور کوسٹل گارڈ والوں کے پاس کہا کہ ہمیں یا چھوڑ دو یا ہم زبردستی کراس کریں گے۔ تو لوگ آئے تھے اپنے لہڑی صاحب سے بھی ہم نے ریکوئسٹ کی ہے سی ایم صاحب سے شاید انہوں نے ملاقات کی ہے۔ تو اِس کا کوئی mechanism آپ بنا دیں۔

جناب اسپیکر: ok,thank you۔ جی زاہد علی ریکی صاحب۔ quickly کریں پھر سی ایم صاحب نے جانا ہے۔

میر زاہد علی ریکی: جی ہاں quickly سر! کر رہے ہیں سر! مجھے بھی پتہ ہے آپ کو بھی جانا ہے سی ایم صاحب کو بھی جانا ہے۔ جناب سی ایم صاحب!۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ نے بھی جانا ہے؟

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! سی ایم صاحب آئے تھے واشک میں۔ واشک جب آئے تھے سپورٹس کے حوالے پر اُنہوں نے 50 لاکھ روپے اعلان کیا تھا۔ 50 لاکھ روپے کرکٹ، فٹبال، والی بال، سب کے لیے اُس نے اعلان کیا تھا۔ جناب اسپیکر صاحب! سمری بالکل آپ کے پاس ہے ثبوت کے حوالے پر آپ کو دینا بھی چاہتا ہوں، یہ آ کر دے دیں سر! اِس میں ساری سمری سارے approve ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! سپورٹس محکمہ ہماری مینا صاحبہ کے پاس ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اسپورٹس کا محکمہ، قائد ایوان صاحب ذرا غور سے سُن لیں۔ اسپورٹس کا محکمہ کرپشن کا محکمہ چل رہا ہے جناب اسپیکر صاحب! 30 کروڑ روپے سالانہ جناب اسپیکر!۔۔۔(مداخلت) آپ بیٹھ جائیں میری بات سنیں۔

جناب اسپیکر: سُنیں سُنیں۔

میر زابد علی ریکی: آپ سنیں ناں۔۔۔(مداخلت) آپ سن لیں۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ کیوں نہیں یہ اس کو بولیں آپ بیٹھیں میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ بیٹھیں، الزام لگاتا ہوں آپ ☆☆☆☆☆(☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے)

جناب اسپیکر: میڈم۔

میر زابد علی ریکی: آپ نے یہ سپورٹس کا ☆☆☆(☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے)۔ 30 کروڑ روپے سالانہ ☆☆☆☆☆(☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے) 6 کروڑ روپے آپ نے ☆☆☆☆☆☆☆☆(☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے) گرینڈ کا بھی لیا ہوا ہے آپ کرپشن کر رہے ہیں۔۔۔(مداخلت۔شور) سپورٹس محکمہ ☆☆☆☆☆☆☆☆(☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے)۔

جناب اسپیکر: آپ hold کریں۔ hold کریں۔

میر زابد علی ریکی: بھائی! ابھی میرے ساتھ بات کریں۔۔۔(مداخلت)۔

جناب اسپیکر: hold کریں مینا صاحبہ۔

میر زابد علی ریکی: 50 لاکھ روپے واشک کے ☆☆☆☆☆(☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے)۔ دو دفعہ قائد ایوان صاحب نے اُن کو فون کر کے بتایا ہوا ہے پھر بھی یہ نہیں مانا جناب اسپیکر صاحب! یہ کہاں کا اِنصاف ہے جناب اسپیکر صاحب؟

جناب اسپیکر: مَیں نے آپ سے۔۔۔

میر زاہد علی ریکی: ☆☆☆☆☆☆☆☆☆ (☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے)۔

جناب اسپیکر: مَیں نے آپ سے، دیکھیں زاہد علی ریکی صاحب۔ ریکی صاحب! سُنیں۔

میر زاہد علی ریکی: اسپیکر صاحب! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب اسپیکر: مَیں نے آپ سے کہا تھا آپ point out کریں آپ کو حق حاصل ہے لیکن۔۔۔(مداخلت)۔

میر زاہد علی ریکی: میں خُدانخواستہ اُس سے بھیک تو نہیں مانگ رہا۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: آپ کو حق حاصل ہے۔

میر زاہد علی ریکی: دو دفعہ قائد ایوان نے اِس کو باقاعدہ میسج بھی دیا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کو حق حاصل ہے لیکن آپ جس کا نام لیں گے وہ react کرے گا۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: ظاہر سی بات ہے self explanation پر میں بول سکتی ہوں۔

جناب اسپیکر: نام نہ لیں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کو آپ کریں۔

میر زاہد علی ریکی: سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کا کہہ رہا ہوں ناں یہ مینا صاحبہ کے under ہے۔

جناب اسپیکر: آپ نے نام لیا تو وہ react کرے گی۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: زاہد ریکی صاحب۔

جناب اسپیکر: چلیں آپ نام واپس لیں، سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کا۔

پارلیمانی سیکرٹری کھیل وامور نوجوانان: نہیں نہیں مَیں، زاہد صاحب نے میرا نام لیا ہے اسپیکر صاحب!

میر زاہد علی ریکی: میری بات سُنیں۔ جناب اسپیکر صاحب! سیکرٹری نے باقاعدہ مجھ سے کہا کہ میں ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھنا بھی نہیں چاہتا ہوں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: اسپیکر صاحب! مجھے اِجازت دی جائے کہ میں اِسکا جواب دوں؟

جناب اسپیکر: point آپ کا آ گیا ہے۔

میر زاہد علی ریکی: اُس کی وجہ سے مجھے ٹرانسفر کیا ہوا ہے۔ مجھے ☆ (☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی لفظ کارروائی سے حذف کر دیا گیا)۔ میں جائے مجھے ایسے ڈیپارٹمنٹ کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ وہ سیکرٹری غیرت سے کل پرسوں چلا گیا۔

جناب اسپیکر: آپ نے۔۔۔(مداخلت)۔

میر زابد علی ریکی: آپ کی وجہ سے؟ یہ کہاں کا انصاف ہے۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: مجھے اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: اب آپ نے چونکہ نام لیا ہے۔

میر زابد علی ریکی: 20 کروڑ آپ نے ڈیپارٹمنٹ کے پہلے خرچ کیئے ہیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: آپ الزام اس لیے لگا رہے ہیں زابد صاحب! آپ کو پہلے ہم نے 20لاکھ دیئے ہیں۔

جناب زابد علی ریکی: چھ کروڑ روپے آپ نے ☆☆☆☆☆ (☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کردیے گئے)۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: آپ نے کہا مجھے واشک میں پروگرام کرنا ہے 20لاکھ ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو release کیئے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: نہیں دیئے آپ نے۔ آپ نے خاران کو دیئے ہیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: آپ نے پروگرام کے نام پر دو بندے بھی اکھٹے نہیں کیئے۔

جناب زابد علی ریکی: آپ نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا ہے۔ ☆☆☆☆☆ (☆بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کردیے گئے)۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل وامور نوجوانان: اُس کے بعد آپ 50لاکھ کی سمری میرے پاس لے آئے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! خُدارا قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب اسپیکر: point آپ کا آ گیا ہے۔ Order in the House please۔۔۔ (مداخلت۔شور) دونوں کا مائیک آف کر دیں۔ زابد علی ریکی صاحب کا مائیک آف کر دیں۔ تشریف رکھیں میڈم۔ آپ تشریف رکھیں پلیز۔ یہ سی ایم صاحب کے پاس آ گیا ہے، سی ایم صاحب کو conclude کرنے دیں، Let the CM۔ جی علی مدد جتک صاحب تشریف رکھیں پلیز۔ جی۔ Leader of the House,please.

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! میری صرف اِتنی ریکویسٹ ہے کہ ہماری اسمبلی کی اپنی روایات ہیں، خاص طور پر خواتین کا جو احترام ہے، وہ ٹھیک ہے اُن کا آنر ایبل ممبر کا کوئی اعتراض ہوگا، وہ بیٹھ کے آپس میں resolve کر لیں لیکن خاتون کا جو احترام ہے اُس کو ملحوظِ خاطر رکھیں میری گزارش ہے۔ اب میں دو تین points ہیں جن کی طرف

(☆بحکم جناب اسپیکر تمام غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کردیے گئے)

نشاندہی کی ہے معزز ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب نے اور جناب مولانا صاحب نے۔ مولانا صاحب! ایک تو مَیں آپ سے گزارش کروں کہ ہمارے ایک دوست فاضل ممبر پہلے بھی اس اسمبلی میں تھے، وہ ایسے ہی ناں figures دے دیتے تھے۔ ہمارے youth کا جو figure ہے That is 2.8 million only آپ پچاس لاکھ کہہ دیں، ساٹھ لاکھ کہہ دیں، ستر لاکھ کہہ دیں۔ ہمارے census یہی کہتے ہیں کہ .It is 2.8 million تو ہمارا ایک دوست پہلے بھی تھا اس اسمبلی میں نہیں ہے ہوتا تو وہ بھی ایسے ہی بس figures میں جو زبان پر آتا کہہ دیتا تھا۔ any how جو تلار کا ایشو ہے it is already resolved جو گاڑیاں وہاں کھڑی ہوتی تھیں۔ جس نوٹیفکیشن کی یہ بات کر رہے ہیں، already explanation مانگی گئی ہے۔ مولانا صاحب! میرے پاس تشریف لائے تھے۔ We had a detailed discussion. اور ہم نے اُس پر، اُن سے کہا ہے کہ حکومت بلوچستان is cabinet کیونکہ حکومتِ بلوچستان کا مطلب cabinet ہے۔ تو cabinet نے یہ کوئی اس طرح کا نوٹیفکیشن نہیں کیا ہے۔ already explanation بھیج دی گئی ہے، مزید تفصیل میں مَیں نہیں جاتا۔ problem جو ہے ناں، اس کی جڑ ایک ہے جی۔ ہم اِس اسمبلی میں کتنی آسانی سے ایک illegal کام کو، ایک illegal trade کو، ٹھیک ہے we understand کہ بلوچستان کے مسائل ہیں، bordering areas کے مسائل ہیں، جہاں petroleum companies نہیں پہنچی ہیں لیکن ہم نے illegal trade کو کم سے کم ہم اِس legal forum میں discuss نہیں کر سکتے۔ ہم اِس کو discussion میں لے کر آئیں گے جب ہم privately بیٹھیں گے، ضرور کریں گے۔ اور یہ جو buses کا معاملہ ہے جناب اسپیکر! میری صبح ملاقات ہوئی ہے، وہ بھی انشاء اللہ وتعالیٰ ہم resolve کرنے کی کوشش کریں گے۔ پانچ بجے کے بعد اِسی لیے تھا کہ law and order کی situation اِس طرح کی ہوگئی تھی کہ رات کو جو travelling ہو رہی تھی اُس میں بہت زیادہ incidents ہونے لگے تھے تو وقتی طور پر حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے انشاءاللہ ہم اس کو بہت جلدی resolve کریں گے۔

جناب اسپیکر: ok.

جناب قائد ایوان: important چیز یہ دو documents ہیں جو آج یہاں ٹیبل ہوئے ہیں۔ دونوں کا conclusion مَیں نے پڑھا ہے۔ جناب اسپیکر! اگر یہ unattendant چلے گئے، اب تو چونکہ آپ نے کہہ دیا ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں گئے ہیں آنریبل جو چیئرمین ہیں ہماری پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے He is a little bit busy on his mobile. لیکن یہ ہے کہ یہ اگر unattendant چلے گئے تو یہ سلسلہ رُکے گا نہیں، I request you مطلب اِن سے request کر رہا ہوں آپ کی توسط سے آنریبل ہمارے جو چیئرمین ہیں

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے، کہ سخت سے سخت سزا تجویز کریں اِن کے لیے جنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ اور یہ بلوچستان کے وسائل بیدردی کے ساتھ لُوٹے گئے ہیں حالانکہ ہمیں پتہ ہے کہ without naming anybody کہ یہ رپورٹ جو ہے یہ بہت soft report بنا کر بھیجی گئی ہے۔ اس سے بہت خطرناک بات ہے اندر کی، اِس سے بہت خطرناک ہے because ہمارے کچھ آڈیٹر جنرل ہیں، آڈیٹر جنرل میں جس طرح کی reports یہاں بنتی ہیں، اُن کی بھی percentage طے ہے۔ تو یہ سارے لوگوں کی اپنی اپنی percentage طے ہیں، اگر ہم نے آج اِس کو unattendant چھوڑا تو اب بھی ہو رہا ہوگا۔ اگر آج ہم سزا دینگے تو شاید آج کے بعد جب تین سال بعد، چار سال بعد ہماری reports رکھی جائیں گی تو ہم نہیں ہوں گے تو آج اگر اس کا کچھ کریں گے تو شاید ہماری کوئی عزت بچ جائے۔ تو آپ سے request ہے کہ وہ، میرا تو پہلے ارادہ تھا کہ ہم اِس کو NAB اور CMIT اور اینٹی کرپشن میں بھیجیں گے لیکن کیونکہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی زیادہ معتبر ادارہ ہے تو اگر وہ کرتے ہیں اس کی انکوائری، ہماری طرف سے گورنمنٹ کی full-support ہوگی۔ کوئی political interference نہیں ہوگی۔ کسی قسم کی سفارش نہیں ہوگی۔ خدارا! اِس بیدردی سے جس طریقے سے اس بلوچستان کو لُوٹا جا رہا ہے اس کو روکنے کے لیے اقدامات کریں۔ اور یہ آپ کی آئینی ذمہ داری ہے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

حاجی زاہد علی ریکی: اسپورٹس کی بھی بات کریں ضلع واشک کا۔

جناب قائد ایوان: جی اسپورٹس کے بارے میں کل اِس پر ہم ایک نشست رکھ لیں گے۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل و امور نوجوانان: مَیں آپ سے یہی درخواست کروں گی، کہ میرا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔

جناب قائد ایوان: میری آپ سے گزارش ہے۔

جناب اسپیکر: سنیں میڈم! آپ تشریف رکھیں۔

جناب قائد ایوان: میڈم! پلیز مَیں کھڑا ہوں I am Leader of the House, I am your Leader and I request you.

جناب اسپیکر: وہ آپ کی جنگ لڑ رہے ہیں اور آپ کا تحفظ کر رہے ہیں اور آپ۔۔۔

جناب قائد ایوان: I request you کہ آپ تحمل کا مظاہرہ کریں۔ ہاں حکومت کا کام ہمیشہ تحمل ہوتا ہے۔ اپوزیشن کے پاس صرف یہی فورم ہے کہ جس پر وہ بات کرتی ہے۔ ہمارے پاس تو اور بھی فورمز ہیں۔ تو اپوزیشن جتنی بھی سخت بات کرے، خواتین کا احترام ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے، میرے خلاف جتنی سخت بات کرنی ہے کرلے لیکن خواتین کا

حترام رکھے۔ہم کل اِس پر میٹنگ کرلیں گے۔ last میں جو ٹیچرز کے حوالے سے مجھے مجید بادینی صاحب نے بتایا ہے، ہم اُس پر بھی detailed discussion کر رہے ہیں، ڈاکٹر صاحب! Don't worry, we will look it and do it. شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: میری نظر میں انشاءاللہ Chairman Public Account Committee is competent and brave enough. کہ وہ ایکشن لیں گے اوراس پر سخت سے سخت سزادیں گے۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 09 مئی 2025ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجکر 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆